مشتاقانِ جمالِ نبوی
کی
کیفیاتِ جذب و مستی
از
مفتی محمد خان قادری
کاروانِ اسلام پبلیکیشنز
جامعہ اسلامیہ لاہور گلشن رحمان میلاد سٹریٹ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

# مشتاقان جمال نبوی ﷺ

کی

# کیفیات جذب و مستی



مصنف

مفتی محمد خان قادری



کاروان اسلام

12, گلشن رحمٰن، میلاد سٹریٹ (ٹھوکر نیاز بیگ) لاہور

024,5300353,042,5300354,0300,4407048

نام کتاب۔۔۔۔مشتاقان جمال نبوی ﷺ کی کیفیات جذب و مستی

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی محمد خان قادری

اہتمام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد فاروق قاردی

بتعاون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بزمِ اسلامیہ لاہور

نوٹ، ربیع الاول ۱۴۲۸ کے موقعہ پر جامعہ اسلامیہ لاہور کے طلبہ کی بزم اسلامیہ کی طرف سے یہ تبرک بطور تحفہ قبول فرمائیے

بزمِ اسلامیہ

جامعہ اسلامیہ لاہور 12, گلشن رحمٰن، میلا دسٹریٹ (ٹھوکر نیاز بیگ) لاہور

024,5300353,042,5300354,0300,4407048

# فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ابتدائیہ

اس کائنات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تمام دیگر انبیاء کے ساتھیوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اللہ و رسول سے انہیں جو تعلق حاصل ہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے' بلاواسطہ، فیض نگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہیں کے سینے نور علی نور ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس اور شخصیت مبارکہ کو صبح وشام دیکھنا اور تکنا فقط انہیں نصیب ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیریں و حسین گفتگو سے محظوظ ہونا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبریل علیہ السلام کو آتے جاتے' نزول قرآن اور کیفیات وحی کو دیکھنے کا شرف صرف انہوں نے پایا ہے۔ زمین وآسمان نے ان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفادار اور سچے اور مخلص انسان نہیں دیکھے' وہ راتوں کو بارگاہ ایزدی میں مصلوں کی پشتوں پر اور دن کو ظلم کے خلاف گھوڑوں کی پشتوں پر دکھائی دیتے' ان کے سینے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے آباد تھے۔ اور ان کے دل و دماغ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے سرشاریوں سے معمور وشاداب تھے۔ ان کی یہ کیفیت تھی

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

ان کے ظاہر پر اگر شریعت کا پہرہ تھا۔ تو ان کے باطن پر خشیت و محبت الٰہی کی حکمرانی تھی۔ وہ اپنے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس طرح مسجد میں مانتے تھے بازار میں بھی اسی طرح ان کے آگے دل و دماغ کو جھکائے رکھتے تھے' وہ صرف مسجد میں ہی نماز ادا نہیں کرتے تھے بلکہ چوبیس گھنٹے نمازی رہتے تھے' ان کا تن ہی نمازی نہ تھا بلکہ ان کا من' تن سے بڑھ کر نمازی تھا ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن نے کہا:

| | |
|---|---|
| رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع | کچھ ایسے مرد ہیں جنہیں کوئی تجارت |
| عن ذكر الله و اقام الصلوة | اور بیع' اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی بارگاہ |
| (النور -۳۷) | میں بصورت نماز حاضری سے مشغول |
| | نہیں کر سکتی۔ |

یعنی ان کا ہاتھ کام کی طرف ہو سکتا ہے لیکن دل اپنے یار اور محبوب حقیقی کی یاد میں مگن رہتا ہے۔ وہ اگر نماز و روزہ اپنے مولیٰ کی خوشنودی کے لئے ادا کرتے ہیں تو ان کی تجارت' کاروبار' خدمت خلق اور زندگی کا ہر عمل بھی اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہی ہوا کرتا تھا

| | |
|---|---|
| ان صلٰوتی و نسکی و محیای | بلا شبہ میری نماز' میری قربانی' میری |
| و مماتی لله رب العالمین | زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے |
| (الانعام-۱۶۲) | جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے |

موت کے وقت بھی ان کی یہی تمنا ہوتی کہ کاش ہمارا سر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر ہو۔ دشمن انہیں پھانسی لٹکاتے وقت ان کی آخری خواہش پوچھتے تو وہ کہتے ہمیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کی اجازت دے دو۔ غزوہ میں شہید ہوتے وقت پوچھتے ہمارے کریم آقا کہاں ہیں؟ اگر کوئی بتاد یتا بالکل قریب ہیں تو اپنے آپ کو گھسیٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں تک پہنچ جاتے اور قدموں پر سر رکھ کر کہتے۔

فزت برب الکعبة رب کعبہ کی قسم اب کامیابی نصیب ہوئی

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

ذرا حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اس مقدس گفتگو پر ایک نظر ڈال لیجئے انہوں نے جو شہادت کے آخری لمحات میں بطور پیغام فرمائی تھی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ غزوہ احد کے اختتام پر رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا، کیا سعد زندہ ہیں یا شہید ہو گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کے بارے میں معلوم کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

ان رأیتہ فاقرئہ منی السلام و قل لہ یقول لک رسول اللہ ﷺ کیف تجدک؟

اگر تیری ملاقات ہو جائے تو میرا انہیں سلام کہنا اور پوچھنا کیسے ہو؟

میں انہیں شہداء میں تلاش کرتا ہوا نکلا تو ان کی آخری سانسیں تھیں، ان کا جسم، تیر اور تلوار
وں کے ستر سے زائد زخموں کی وجہ سے چور چور تھا
میں نے آواز دی

| | |
|---|---|
| یا سعد ان رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم یقرأ علیک السلام و یقول لک خبرنی کف تجدنی | اے سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام دے رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کیا محسوس کرر ہے ہو؟ |

حضرت سعد نے آنکھیں کھولیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض
کرتے ہوئے کہنے لگے

| | |
|---|---|
| علی رسول اللہ السلام و علیک السلام قل له اجدنی ریح الجنة | اللہ کے رسول کی خدمت میں میرا سلام عرض کرو اور تم پر بھی سلام ہو، عرض کرنا میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں |

اور انصاری بھائیوں کو میرا یہ پیغام دے دینا

| | |
|---|---|
| لا عذر لکم عند الله ان یخلص الی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و فیکم شفر یطرف (المستدرک، ۳=۲۰۱) | اگر تم میں سے ایک شخص کے زندہ ہوتے ہوئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچی تو تمہیں اللہ کے ہاں معافی نہیں ملے گی۔ |

ایک لمحہ رک کر حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی جرأت ومحبت کو بھی پڑھ لیجیے۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں' حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب تم اسلام لائے تو اس وقت مشرکین کی طرف سے تم پر کیسے گذری؟ انہوں نے کہا اے امیر المومنین

انظر ظهری　　　　میری پشت پر نظر ڈالو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی پشت دیکھ کر فرمایا

مارأيت كاليوم ظهر رجل　　　　میں نے آج تک ایسی زخمی پشت کسی کی نہیں دیکھی

اس پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان زخموں کا سبب یہ ہے

لقد اوقدت نار وسحبت عليها　　　　آگ جلا کر مجھے اس میں اوندھا کر کے

ما اطفأها الا ودک ظهری　　　　ڈال دیا جاتا اور اس کے انگار سے میری

(اسد الغابة' ۲ =۱۱۵)　　　　پشت کی چربی پگھلنے سے ہی بجھتے

پھر وہاں سے نکال کر پوچھتے اب تو دین الٰہی کو مانے گا؟ میں ان کے جواب میں کہتا یہ آگ' انگارے اور اس کی تپش میرے سینے سے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو خارج کرنے کے بجائے اس میں اضافہ اور تپش پیدا کر رہے ہیں۔

ذرا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق و محبت کی مستی سے کچھ لذت لیجئے' کون سا ظلم کا پہاڑ اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں ڈھایا گیا' گرم ریت پر لٹا کر ان کے پیٹ پر بھاری پتھر رکھ دیئے جاتے' تاکہ حرکت نہ کر سکیں' بچوں کے حوالے کر دیا جاتا

جعلوا يلعبون به بين اخشبی مكة فاذا ملوا تركوه (اسد الغابة، ۱ = ۲۴۵)

جو انہیں مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے جب بچے تھک جاتے پھر انہیں چھوڑتے

چشم فلک نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا جانثار' حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسا عاشق' حضرت خباب رضی اللہ عنہ جیسا وفادار' حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ جیسا دیوانہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بستر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیٹنے والا اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ جیسا محبّ کبھی نہیں دیکھا نہ ان سے پہلے نہ ان کے بعد۔ نگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے انہیں علم و عمل میں وہ مقام نصیب ہوا۔ کوئی انسان زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ان میں سے کسی کی بھی اقتدا کرے کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ خود ان کے مربی ﷺ کا فرمان ہے

اصحابی كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی اقتدا کرلو منزل پالو گے

بلکہ ہم سب کے خالق جل و علاشانہ کا مقدس فرمان ہے۔

فان امنو بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا (البقرہ-۱۳۷)

اگر لوگ اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح صحابہ لائیں ہیں تو لوگ منزل کو پالیں

آج کا دور بھی کسی ایسے ہی محبّ و دیوانے کی تلاش میں ہے بقول علامہ اقبال مرحوم

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

کافی عرصہ ہوا ہم نے اس موضوع میں مواد جمع کیا تھا۔ ایک دفعہ شائع بھی ہوا خیال تھا دوبارہ اضافات شامل کر کے شائع کیا جائے گا۔ مگر اس دفعہ بھی کتابت نہ ہونے کی وجہ سے اس میں کامیابی نہ ہوسکی۔

سیرت کے حوالے سے ان موضوعات پر بھی کام شائع ہو رہا ہے۔ جسم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو، رفعت ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مزاح نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تبسم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بوسہ جسم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، گریہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت کی سرشاریاں عطا فرمائے۔

اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد خان قادری

# قبل از وصال یادیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوش بختی اور اقبال مندی کا کیا ٹھکانہ تھا وہ ہمہ وقت جلوہ حسن کا نظارہ کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس دو گھڑی کے لئے اوجھل ہو جاتا تو آتش فرقت میں پروانہ وار جلنے لگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میرے والد گرامی سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے۔ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آتے تو جدائی کے یہ چند لمحے کاٹنا بھی ان کے لئے دشوار ہو جاتا۔ وہ ساری ساری رات ماہی بے آب کی طرح بے تاب رہتے ہجر و فراق میں جلنے کی وجہ سے ان کے جگر سوختہ سے اس طرح آہ سرد اٹھتی جس طرح کوئی چیز جل رہی ہو۔ اور یہ کیفیت اس وقت تک رہتی جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھ نہ لیتے۔

## سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب بھی ہجر و فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا جسم اقدس اس فرقت میں نہایت ہی لاغر ہو چکا تھا

| | |
|---|---|
| كان سبب موت ابى بكر | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی |
| رضى الله عنه الكمد على | موت کا سبب غم وصال نبی صلی اللہ |
| رسول الله صلى الله عليه و آله | علیہ وآلہ وسلم ہے (یہی وجہ ہے کہ) |

وسلم فما زال جسمه' يحوى حتى مات — فراق میں آپ رضی اللہ عنہ کا جسم نہایت ہی کمزور ہو گیا تھا

(مسند ابی بکر الصدیق، ۱۹۸)

علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ اسی سوز و گداز کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

قوت قلب و جگر گردد نبی
از خدا محبوب تر گردد نبی
ذرہ عشق نبی از حق طلب
سوز صدیق و علی از حق طلب

## دارارقم کا واقعہ

مکہ معظّمہ میں اسلام کا پہلا تعلیمی اور تبلیغی مرکز کوہ صفا کے دامن میں واقع دار ارقم تھا۔ اس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس فرماتے۔ ابھی مسلمانوں کی تعداد ۳۹ تک پہنچی تھی کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ کفار کے سامنے دعوت اسلام' اعلانیہ پیش کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منع فرمانے کے باوجود انہوں نے اجازت پر اصرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی

قام ابوبكر فى الناس خطيباً و رسول الله صلى الله عليه و آله — سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے خطبہ دینا شروع کیا۔ اللہ

| | |
|---|---|
| وسلم جالس و کان اول | تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ |
| خطیب دعا الی اللہ عز و جل | علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سب سے |
| والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ | پہلی یہی اعلانیہ دعوت تھی اور یہ اول |
| وآلہ وسلم | خطیب ہیں |

یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اول خطیب الاسلام کہلائے۔ نتیجتہً کفار نے آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس قدر زدوکوب کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ خون میں لت پت ہو گئے۔ کوئی آپ رضی اللہ عنہ کو پہچان نہ سکتا تھا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کر چکی ہے تو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے لوگوں کو پتہ چلا تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے گئے۔ اور مشورہ کیا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو ہم اس کا ضرور بدلہ لیں گے

آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ابو قحافہ، والدہ اور آپ رضی اللہ عنہ کا خاندان اس انتظار میں تھا کہ کب ہوش آتا ہے، سارا دن پروانہ عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے ہوش رہا۔ دن کے آخری حصہ میں جب ہوش آیا تو آنکھ کھولی تو پہلا جملہ جو آپؓ کی زبان اقدس پر جاری ہوا، وہ یہ تھا

| | |
|---|---|
| مافعل برسول اللہ صلی اللہ | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس حال |
| علیہ وآلہ وسلم | میں ہیں |

تمام خاندان ناراض ہو کر چلا گیا کہ ہم تو اس کی فکر میں ہیں اور اسے کسی اور کی فکر لگی ہوئی ہے۔ آپؓ کی والدہ آپؓ کو کوئی نہ کوئی شے کھانے یا پینے کا کہتیں لیکن اس

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مرتبہ یہی جواب تھا کہ اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ ہی کچھ پیوں گا جب تک مجھے اپنے محبوب ﷺ کی خبر نہیں مل جاتی۔ کہ وہ کس حال میں ہیں۔ لختِ جگر کی یہ حالت زار دیکھ کر آپؓ کی والدہ کہنے لگیں

والله مالی علم بصاحبک — خدا کی قسم مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کیسا ہے؟

آپ نے فرمایا حضرت ام جمیلؓ بنت الخطاب کے پاس جاؤ اور ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھ کر آؤ آپ کی والدہ ام جمیلؓ کے پاس گئیں اور ابوبکر کا ماجرا بیان کیا۔ چونکہ انہیں ابھی اپنا اسلام خفیہ رکھنے کا حکم تھا۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ میں ابوبکرؓ اور ان کے دوست محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہیں جانتی۔ ہاں اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے ساتھ تیرے بیٹے کے پاس چلتی ہوں

حضرت ام جمیلؓ آپ کی والدہ کے ہمراہ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو ان کی حالت دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اور کہنے لگیں۔

انی لا رجو ان ینتقم الله لک — اللہ تعالیٰ ان سے تمہارا ضرور بدلہ لے گا

آپ نے فرمایا ان باتوں کو چھوڑ دو یہ بتاؤ

ما فعل برسول الله صلی الله علیه و آله وسلم — آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس حال میں ہیں؟

انہوں نے اشارہ کیا کہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا فکر نہ کرو بلکہ بیان

کروانہوں نے عرض کیا

هو سالم صالح — آپ محفوظ و باخیریت ہیں

پوچھا

این هو؟ — آپ اس وقت کہاں ہیں؟

انہوں نے عرض کیا آپ دارارقم میں ہی تشریف فرما ہیں۔

آپ نے یہ سن کر فرمایا

| | |
|---|---|
| فان لله تبارک و تعالی علی | خدائے بزرگ و برتر کی قسم میں اس |
| الية ان لا اذوق طعاماً او شراباً | وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ ہی |
| اواتی رسول الله صلی الله | پیوں گا جب تک میں اپنے محبوب کو |
| علیه و آله وسلم | آنکھوں سے باخیریت دیکھ نہ لوں |

شمع مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پروانے کو سہارا دے کر دارارقم لایا گیا۔
جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عاشق زار کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو آگے بڑھ کر تھام لیا

| | |
|---|---|
| فاکب علیه فقبله و اکب علیه | اور اپنے عاشق زار پر جھک کر اس کے |
| المسلمون ورق رسول الله | بوسے لینا شروع کر دیئے تمام مسلمان |
| صلی الله علیه و آله وسلم رقة | بھی آپ کی طرف لپکے۔ آپ کو زخمی |
| شدیدة | حالت میں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ |
| (تاریخ الخمیس - ۱، ۲۹۴) | وآلہ وسلم پر عجیب رقت طاری ہوگئی۔ |

آپ نے عرض کیا کہ میری والدہ حاضر خدمت ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ

تعالیٰ انہیں دولت ایمان سے نوازے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اور وہ وہیں دولت ایمان سے شرف یاب ہو گئیں۔

صحابہ کرام کس طرح چہرہ نبوت کی دیدار فرحت آثار سے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کیا کرتے تھے۔اوران کے نزدیک پسند ودل بستگی کا کیا معیار تھا۔ اس کا اندازہ اس روایت سے بخوبی ہو جاتا ہے

## حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان محبت ورفاقت

ایک مرتبہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔خوشبو، نیک خاتون اور نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ، مجھے بھی تین چیزیں ہی پسند ہیں

| | |
|---|---|
| النظر الی وجہ رسول اللہ و | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ |
| انفاق مالی علی رسول اللہ و ان | اقدس کو تکتے رہنا۔اللہ کا عطا کردہ مال |
| یکون ابنتی تحت رسول اللہ | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کرنا اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آنا۔ |

جب انسان خلوص نیت سے اپنے رب کریم سے نیک خواہش کا اظہار کرتا ہے تو وہ ذات شان کریمانہ کے مطابق ضرور نوازتی ہے۔اسی اصول کے تحت سیدنا صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے تینوں خواہشیں پوری فرمادیں۔

آپ ؓ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نکاح میں قبول فرمایا۔ سفر وحضر میں آپ کو رفاقت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب رہی۔ یہاں تک کہ غار ثور کی تنہائی میں آپ کے سوا کوئی اور زیارت سے مشرف ہونے والا نہ تھا۔ اور مزار میں بھی

| | |
|---|---|
| او صلو الحبیب الی الحبیب | دوست کو دوست کے ساتھ ملادو |

کے ذریعے اپنی رفاقت عطا فرمادی۔ اسی طرح مالی قربانی اس طرح فراوانی کے ساتھ نصیب ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

| | |
|---|---|
| ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی | مجھے جس قدر نفع ابوبکرؓ کے مال نے دیا |
| مال ابی بکر | ہے اتنا کسی اور کے مال نے نہیں دیا |

(تاریخ الخلفاء، ۳۰)

دوسری مقام پر مال کے ساتھ ساتھ صحبت کا ذکر بھی فرمایا

| | |
|---|---|
| ان من امن الناس علی فی | سب سے زیادہ میری رفاقت اختیار |
| صحبته و ماله ابوبکر | کرنے والے اور مجھ پر مال خرچ |
| (البخاری، ۵۱۴) | کرنے والے ابوبکرؓ ہیں |

## آپ ﷺ کی زیارت بھوکوں کو سیرابی کا ذریعہ تھی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت گھر سے باہر تشریف لائے کہ

| | |
|---|---|
| لا یخرج فینا و لا یلقاہ احد | پہلے کبھی بھی اس وقت باہر تشریف نہ لاتے تھے اور نہ ہی ملاقات کا وقت تھا |

اچانک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا

| | |
|---|---|
| ماجاء بک یا ابابکر؟ | اے ابوبکر ایسے وقت میں تم کیسے آئے ہو؟ |

انہوں نے عرض کیا۔

| | |
|---|---|
| خرجت القی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و النظر فی وجھہ والتسلیم علیہ | دل میں خواہش ہوئی کہ اپنے آقا سے ملاقات کروں اور چہرہ انور کی زیارت سے اپنی طبیعت کو سیراب کر کے سلام عرض کروں۔ |

ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ فاروق اعظم ؓ بھی آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ما جاء بک یا عمر؟ | اے عمر! تمہیں کون سی ضرورت اس وقت یہاں لائی ہے؟ |

انہوں نے عرض کیا

| | |
|---|---|
| الجوع یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم | یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں |

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

انا قد وجدت بعض ذلک — مجھے (بھی) کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے

(شمائل ترمذی، ۳۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں غلاموں کے ساتھ اپنے ایک صحابی حضرت ابوالہیثم بن التیہان الانصاریؓ کے ہاں تشریف لے گئے۔ ابوالہیثم کھجوروں کے باغات کے مالک تھے۔ وہ وہاں موجود نہ تھے۔ ان کی اہلیہ سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا وہ ہمارے لئے پانی لینے گئے ہوئے ہیں۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ابو الہیثم آ گئے جب انہوں نے دیکھا کہ آج میرے گھر میں محبوب خدا اپنے غلاموں سمیت تشریف لائے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ حدیث کے الفاظ میں ان کی کیفیت یوں بیان ہوئی ہے

یلتزم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یفدیہ بابیہ وامہ

(شمائل ترمذی- ۳۱)

آپ ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے اور بار بار کہتے آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں

فخر المحدثین امام عبدالرؤف المناویؒ یلتزم النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

یعانقہ و یلصق صدرہ و یتبرک بہ

(شرح شمائل، ۲=۱۹۱)

اس انصاری صحابیؓ نے آپ ﷺ سے معانقہ کیا اپنے سینہ کو آپ کے جسم اطہر کے ساتھ لگایا اور برکتیں حاصل کیں۔

مسلم شریف میں ہے کہ اس انصاری صحابی نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر بطور مہمان پایا تو اس نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا

الحمد لله ما احد اکرم اضیافاً منی (مسلم، ۲=۱۷۷)
تمام تعریف اللہ کے لئے ہے آج میرے معزز مہمان سے بڑھ کر روئے کائنات میں کوئی کسی کا مہمان نہیں

ذی احتشام مہمانوں کو اس کے بعد اپنے باغ میں لے گئے۔ اور

فسبط لهم بساطاً
ان کے بیٹھنے کے لئے چادر بچھادی

اجازت لے کر کھجوروں کے خوشے توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ وہ پورے کا پورا خوشہ توڑ کر لے آئے ہیں۔ تو فرمایا

افلا تنیقیت لنا من رطبه
ہمارے لئے فقط پکی ہوئی کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟

عرض کیا

انی اردت ان تختاروا او تخیروا من رطبه و بسره (شمائل ترمذی، ۳۱)
میری خواہش تھی کہ میرے آقا ﷺ ان میں سے خود پسند ومنتخب فرمائیں

اس واقعہ میں بھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر سے نکلنے میں فقط یہ خواہش کارفرما تھی کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں۔ رخ انور دیکھوں اور سلام عرض کروں۔

## شوق ملاقات کا ملاحظہ فرمالینا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے وقت میں باہر تشریف لانے کی وجہ شارحین حدیث نے یہ بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نورِ نبوت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شوق ملاقات ملاحظہ فرمالیا تھا۔

۱۔ امام عبدالرؤف المناویؒ (ت-۱۰۰۳) شرح شمائل میں لکھتے ہیں

فکان المصطفیٰ ادرک بنور النبوۃ ان الصدیق یرید لقاءہ فی تلک الساعۃ و خرج لہ ابوبکر لما ظہر علیہ من نور الولایۃ ان المصطفیٰ لا یحتجب منہ فی تلک الساعۃ

(شرح شمائل ، ۲ = ۱۸۹)

اس گھڑی نبی اکرم ﷺ نے اپنے غلام کے شوق ملاقات کو نورِ نبوت سے ملاحظہ فرما لیا تھا۔ اس لئے خلاف معمول باہر تشریف لائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نورِ ولایت کی بنا پر یقین ہو گیا تھا کہ محبوب کریم اس موقعہ پر زیارت سے محروم نہیں فرمائیں گے۔

۲۔ اسی بات کو سید امیر شاہ قادری گیلانی نقل کرتے ہیں

ظن انست پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنور نبوت

حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نورِ نبوت سے ابوبکر

| | |
|---|---|
| دانست کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ طالب ملاقات او است پس بر آمد دراں وقت بخلاف عادت | صدیقؓ کے حاضر ہونے کو معلوم کر لیا تھا۔ اسی لئے خلاف معمول گھر سے باہر تشریف لے آئے۔ |
| وبر ابوبکر ظاہر گشت بنور ولایت کہ آنحضرت دریں وقت بر آمدہ است برائے اوتا مطلوبش محصل گردو۔ (انوار غوثیہ شرح شمائل النبویہ ۔ ۵۳۵) | ادھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نور ولایت کے ذریعے معلوم کر لیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تشریف لائیں گے اور میرا مطلوب حاصل ہو جائے گا |

۳۔ مولانا محمد ذکریا سہارنپوری شرح شمائل میں لکھتے ہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس وقت خلاف معمول ”آنا دل را بدل راہ است“ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حاجت کا پرتو پڑا اور قبل اس کے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا دیتے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود باہر تشریف لے آئے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آنا بھی بھوک کے تقاضے کی وجہ سے تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھ کر اس کا خیال بھی جاتا رہا اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استفسار پر اس کا ذکر نہیں کیا۔

بعض علماء کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری

بھوک ہی کی وجہ سے تھی۔ مگر اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ازرہ شفقت گراں نہ گزرے کیونکہ دوست کی تکلیف اپنی تکلیف پر غالب ہو جایا کرتی ہے۔ (خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی۔ ۳۸۵-۳۸۶)

۴۔ شیخ احمد عبد الجواد الدومی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جواب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وکانت اجابة ابی بکر رضی الله عنه دليلاً علی عمق تلطفه ورقة حاشيته مع حبيبه و مصطفاه

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جواب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہایت ہی محبت اور گہرے ربط و تعلق پر دلالت کر رہا ہے۔

(الاتحافات الربانیہ شرح الشمائل المحمدیہ۔ ۱۸۸)

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بیشک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھوک کی شدت کی وجہ سے ہی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ مگر آپؓ کے نزدیک اس بھوک کا علاج کھانا نہیں، دیدار محبوب تھا۔ سو جس علاج کی عرض سے حاضر ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استفسار پر وہی عرض کر دیا۔

شمائل ترمذی کے محشی نے کیا ہی خوب لکھا ہے

لعل عمر جاء يتسلیٰ بالنظر فی وجه رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم كما كان ينفع اهل مصر فی زمن يوسف عليه

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس لئے آئے تھے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے اپنی بھوک دور کر سکیں۔ جس طرح اہل مصر حسن

السلام و لعل هذا المعنى كان مقصود ابي بكر و قدادی بالطف وجه كانه علم بنور الولاية انه صلى الله عليه و آله وسلم خرج لنا في هذا الوقت لا نجاح مطلوبه ..

علیہ السلام سے اپنی بھوک دور کر لیتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عمل میں بھی راز یہی تھا مگر انہوں نے اپنا مدعا نہایت ہی لطیف انداز میں پیش کیا اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر نور ولایت کی وجہ سے واضح ہو چکا تھا کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا''

## اہل مصر کی قحط سالی' نظارہ حسن یوسف سے مداوا

محشی نے اہل مصر اور زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر کر کے جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑ گیا۔ آپ نے شاہی خزانے کی گندم بھوکوں اور قحط زدہ لوگوں میں تقسیم فرمانا شروع کر دی ابھی آئندہ فصل کو تین مہینے باقی تھے کہ خزانے کی گندم بھی ختم ہوگئی۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام سوچنے لگے کہ یہ تین مہینے کیسے گزریں گے؟ اسی وقت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں اپنے رخ سے نقاب اٹھا دیجئے۔ اپنے چہرہ انور کے دیدار سے بھوکوں کو مشرف کیجئے جو بھوکا بھی چہرہ انور کا دیدار کرے گا سیر ہوتا جائے گا۔ گویا بھوکے پیاسے لوگ دیدار کی سیرابی سے اپنی بھوک کے احساس سے بے نیاز ہو

جائیں گے۔ اور کیوں نہ ہوئے ہوں گے۔ جب قرآن یہ بتا رہا ہے کہ زنانِ مصر نظارہ حسن یوسف کے غلبے میں اپنے ہاتھوں کے کٹ جانے کے احساس سے بے نیاز ہو گئیں۔ جسمانی اعضاء کا کٹ جانا صاف ظاہر ہے بھوک کے احساس سے کہیں زیادہ شدید تکلیف کا باعث تھا۔ اگر دیدار حسن یوسف ان کی توجہ اس تکلیف کی شدت سے ہٹا سکتا ہے تو بھوک کے احساس سے بے نیاز کیوں نہیں کر سکتا؟

## سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز قول

اس مقام پر حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے اس قول کا بھی ذکر ضروری ہے جس میں آپ نے زیارت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لذت کو پیاس کے موقعہ پر ٹھنڈے پانی کی محبت پر فوقیت دی۔

شفاء شریف میں قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا

كيف كان حبكم لرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم

صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر محبت تھی؟

آپ نے فرمایا

كان رسول الله ﷺ احب الينا من اموالنا و اولادنا و آبائنا وامهاتنا واحب الينا من الماء البارد على الظماء

(الشفاء، ۲=۵۶۸)

رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے اموال، اولاد، آباؤ اجداد اور امہات سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ کسی پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو محبت ہوتی ہے ہمیں اپنے آقا ﷺ اس سے بڑھ کر محبوب تھے

یعنی مشتاقان جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں اور دل زیارت چہرہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس طرح سیراب ہو جاتے تھے ٹھنڈا پانی بھی کسی پیارسے کو اس طرح سیراب نہیں کر سکتا

## آپ ﷺ کی زیارت سے بھوک ہی نہیں بلکہ تمام غم بھول جاتے

حسن یوسفی کا کمال فقط بھوکوں کی سیرابی تھا۔ لیکن حسن مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک ہی نہیں بلکہ زندگی کے تمام غموں کا مداوا ہے۔ امام بیہقی اور ابن اسحاق نے نقل کیا ہے۔

ان امرأة من الانصار قد قتل ابوها واخوها وزوجها شهداء يوم احد مع رسول الله ﷺ

ایک انصاری خاتون کا باپ، بھائی اور خاوند رسالت مآب ﷺ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تمام کے تمام وہیں شہید ہو گئے۔

جب اس خاتون سے کوئی صحابی ملتا تو وہ اطلاع دیتا کہ تیرا باپ وہاں شہید ہو گیا ہے۔ کوئی بتلاتا کہ تیرا بھائی شہید ہو گیا ہے اور کوئی اس کے خاوند کی شہادت کا تذکرہ کرتا وہ عظیم خاتون سن کر کہتی کہ یہ بات نہ کرو بلکہ یہ بتلاؤ

ما فعل برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

کیسے ہیں شاہ امم (ﷺ)؟

صحابہ رضوان اللہ علیہم کہتے

خیر هو بحمد الله كما تحبين

الحمد اللہ آپ اسی طرح خیریت سے

ہیں۔ جس طرح تو پسند کرتی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت سن کر کہنے لگی۔

| | |
|---|---|
| ارونیه حتی انظر الیه | لے چلو مجھے دکھاؤ تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرسکوں |

جب اس خاتون نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نظر دیکھا تو پکار اٹھی۔

| | |
|---|---|
| یا رسول اللہ کل مصیبة بعدک جلل | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے آقا ہر غم و پریشانی ہیچ ہے |

(سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ - ۴۰۶ بحوالہ بیہقی و ابن اسحاق)

صاحب اللباب اور ابن ابی الدنیا نے اسی واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| لما قیل یوم احد قتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کثرت الصوارخ بالمدینة خرجت امرأة من انصار فا ستقبلت باخیها و ابنها و زوجها وابیها قتلی الاندری بایهم استقبلت فکلما مربو احد منهم سریعاً قالت من هذا قالوا اخوک و ابوک و | جب غزوہ احد کے موقعہ پر یہ مشہور ہوگیا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوگئے ہیں۔ اس کی خبر کی وجہ سے شہر مدینہ میں ایک اضطراب برپا ہوگیا۔ اس پریشانی کے عالم میں ایک انصاری خاتون اپنے آقا کی خبر کے لئے راستہ میں جا کھڑی ہوئی۔ صحابہ واپسی پر شہداء احد کو بھی ساتھ لائے۔ جب اس کے |

زوجک وابنک قالت فما فعل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیقولون امامک حتی ذھب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخذت بناحیۃ ثوبہ ثم جعلت تقول بابی انت وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا ابالی اذسلمت من عطب

پاس سے کسی شہید کو لے کے گزرتے تو وہ پوچھتی یہ کون ہے؟ جواب ملتا یہ تیرا بیٹا ہے کبھی جواب ملتا یہ تیرا باپ ہے تیرا خاوند ہے کہتی کہ میں ان کے لئے یہاں کھڑی نہیں بلکہ مجھے یہ بتاؤ کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟ صحابہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیریت سے ہیں اور آگے تشریف لے گئے ہیں۔ اس نے کہا مجھے آپ ﷺ کے پاس لے چلو جب آپ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ کے مقدس دامن کو پکڑ کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ ﷺ محفوظ ہیں تو مجھے ان تمام کے شہید ہونے پر کوئی غم نہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

## آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذریعہ تھی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا

یا رسول الله انی اذا رأیتک طابت نفسی و قرت عینی فأنبنی عن کل شی؟ فقال صلی الله علیه وآله وسلم کل شئی خلق من ماء

اے اللہ کے رسول جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں (تو تمام غم بھول جاتے ہیں) دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ مجھے اشیاء کائنات کی تخلیق کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر شے کی تخلیق پانی سے ہوئی ہے

(سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ۵۹۶ بحوالہ مسند احمد)

الشیخ عبداللہ سراج الدین شامی ان روایات کے پیش نظر لکھتے ہیں

شغفهم به صلی الله علیه وآله وسلم وتعشقهم ایاه فلا صبر لهم اذا لم یشهدوا محیاه فاذا شاهد و رسول الله قرت اعینهم وطابت نفوسهم وانشرحت صدورهم

صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ کی ذات بابرکت کے ساتھ اتنا گہرا لگاؤ اور محبت و عشق تھا کہ بن دیکھے چین نہیں آتا تھا اور جب ایک مرتبہ دیکھ لیتے تو آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں دل باغ باغ ہو جاتے اور سینوں کو انقباض کی کیفیت سے نجات مل جاتی۔

(سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ - ۵۹۵)

## لذت دیدار کی وجہ سے آنکھیں نہ جھپکنا

امام طبرانی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک صحابی کے بارے سے یہ روایت نقل کی ہے جسے پڑھ کر انسان جھوم اٹھتا ہے

کان رجل عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فینظر الیہ لا یطرف

وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر انور چہرہ اقدس کو اس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا کہ نہ تو آنکھ جھپکتا تھا اور نہ ہی کسی طرف پھیرتا تھا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا

ما بالک؟

اے میرے غلام، اس طرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے؟

اس نے دست بستہ عرض کیا

بابی انت و امی اتمتع بک بالنظر الیک

(ترجمان السنۃ-۱=۳۶۵ بحوالہ طبرانی وابن مردویہ)

یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ آپ کے خوبصورت چہرہ اقدس کی زیارت سے لذت حاصل کرر ہا ہوں

اس روایت میں ﴿ینظر الیہ لا یطرف﴾ اس طرح دیکھ رہا تھا کہ آنکھ بھی نہ جھپکتا اور ﴿انی اتمتع بک بالنظر﴾ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے

لذت حاصل کر رہا ہوں" کے دونوں جملے بار بار پڑھئے اور ان خوش بخت عشاق پر رشک کیجئے جن کی ہر ہر ادا نے انسانیت کو محبت و عشق کا پیغام دیا

## دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

حضرت انس رضی اللہ عنہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المهاجرین والانصار وهم جلوس فیهم ابوبکر وعمر فلا یرفع احد منهم الیه بصره الا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنهما فانهما کانا ینظران الیه و ینظر الیهما و یتبسمان الیه و یتبسم الیهما

(ترجمان السنۃ ۱=۳۲۵- بحوالہ طبرانی وابن مردویہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے مہاجر اور انصار صحابہ میں تشریف فرما ہوتے تو کوئی آدمی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ ہاں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھتے رہتے۔ اور وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر مسکراتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے

مولانا بدر عالم میرٹھی لکھتے ہیں

خالص محبت میں تکلف کی حدود اٹھ جاتی ہیں مگر ادب کا دامن ہاتھ سے

چھوٹنے نہیں پاتا۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشاط خاطر کا احساس کر لیتے تو شوقِ نظارہ کے لئے سب سے پہلے ان ہی کی نظریں بے تاب ہوتیں اور جب ذرا اطوار بدلے ہوئے دیکھتے تو سب سے پہلے آثارِ خوف بھی ان ہی پر ظاہر ہوتے (ایضاً)

## روزانہ زیارت نہ کروں تو مر جاؤں

حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا

والله یا رسول الله لانت احب الی من نفسی و مالی وولدی و اهلی ولولا انی اتیک فارٰک لرأیت ان اموت

خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اپنی جان، مال اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں۔ اگر میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روزانہ زیارت نہ کر پاؤں تو میری موت واقع ہو جائے۔

یہ عرض کرنے کے بعد وہ انصاری صحابی زار و قطار رو پڑے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کی وجہ پوچھی تو یوں گویا ہوئے

بکیت ان ذکرت انک ستموت و نموت فترفع مع النبیین و نکون نحن ان دخلنا الجنة دونک فلم یرد النبی
بکیت ان ذکرت انک ستموت و نموت فترفع مع النبیین و نکون نحن ان دخلنا الجنة دونک فلم یرد النبی صلی الله علیه و آله وسلم الیه فانزل الله الایة و من یطع الله و الرسول فاؤلئک مع الذین انعم الله علیهم
(المواهب اللدنیہ ۲=۹۴)

یارسول اللہ ﷺ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ایک دن آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے جائیں گے۔ اور ہم پر بھی موت آجائے گی جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے اور اگر ہم جنت میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ سے کہیں دور ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر کوئی جواب نہ دیا تو اللہ پاک نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی و من یطع اللہ و الرسول فاؤلئک مع الذین انعم اللہ علیهم

# نمازِ صحابہ

# اور

# حسنِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام دورانِ نماز بھی دیدارِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشتاق رہتے تھے، ان کے اس اشتیاق کے چند مظاہر پیش کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ صحابہ کا نماز میں محویت و استغراق کا عالم مختصر بیان کر دیا جائے۔

## نماز میں صحابہ کا انہماک

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نماز میں صحابہ کا انہماک، حضوری، رقت وسوز اپنے کمال وعروج پر ہوتا تھا۔ حالتِ نماز میں وہ دنیا ومافیہا سے بے خبر اپنے مولا کی یاد میں اس طرح محو ومستغرق ہوجاتے کہ انہیں سوائے رب العزت کے اور کچھ یاد نہ رہتا۔ اگر ان کا چہرہ کعبہ کی طرف ہوتا تو دل رب کعبہ کی طرف، ان کی جبین در مولیٰ پر جھکی رہتی۔ تو دل حسن مطلق پر نچھاور ہورہا ہوتا۔ آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں۔ مصلیٰ تر ہوجاتا۔ ساری ساری رات اسی کیفیت میں بسر ہوجاتی۔ اس انہماک پر آگاہی کے لئے یہ واقعات کافی ہیں۔

۱- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے

| | |
|---|---|
| کان ابوبکر رضی اللہ تعالی انہ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ |
| لا یلتفت فی صلاۃ | حالتِ نماز میں اپنی تمام توجہ نماز میں |
| (حیاۃ الصحابہ-۳-۱۳۲) | مرکوز رکھتے |

۲- ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جسم اطہر میں ایک ایسا تیر لگا جس کا نکالنا مشکل ہوگیا۔ صحابہ نے باہم طے کیا کہ آپ نماز میں کھڑے ہوں گے تو اس وقت یہ

نکال لیا جائے۔ لہذا جب آپ بارگاہ ایزدی میں کھڑے ہوئے تو صحابہ نے وہ تیر نکال لیا۔ اور آپ کو محسوس تک بھی نہ ہوا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے خون دیکھا تو پوچھا یہ کیسا خون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کا تیر نکال لیا گیا ہے

۳- حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز میں کھڑے ہونے کی کیفیت اس طرح منقول ہے

انہ کان یقوم فی الصلوۃ کان عودٌ

نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے جیسے زمین میں لکڑی گاڑ دی گئی ہے

(منتخب الکنز -۴-۳۶۵)

امام جلال الدین سیوطی (ت-۹۱۱) انہی کے بارے میں نقل کرتے ہیں-

وقد نسب عبداللہ بن زبیر الی الریاء والنفاق فی صلاتہ فصبوا علی رأسہ ماءً حمیاً فلسلخ وجھہ ورأسہ وھو لا یستعر فلما سلم من صلاتہ فال ماشانی فذکروا لہ القصۃ فقال حسبنا اللہ ونعم الوکیل

(نزول الرحمۃ فی التحدیث بالنعمۃ، ۴۸)

حضرت عبد اللہ بن زبیر کے بارے میں کچھ لوگ نماز میں ریاکاری کا تصور رکھتے انہوں نے حالت نماز میں ان پر گرم پانی پھینکا جس سے ان کا چہرہ اور سر جل گیا لیکن انہیں معلوم ہی نہ ہوا جب نماز سے سلام پھیرا تو کہنے لگے یہ مجھے کیا ہوا تو انہوں نے واقعہ بیان کیا تو فرمایا ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے-

۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں حضرت واسع بن حبان رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں۔

كان ابن عمر يحب ان يستقبل كل شيء من القبلة اذا صلىٰ حتى كان يستقبل ابهامه القبلة

(طبقات ابن سعد-۴-۱۵۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز ادا کرتے تو وہ چاہتے کہ میری ہر شئی قبلہ رخ ہو لہذا (باہتمام) اپنے تمام اعضا کو قبلہ کی طرف متوجہ کر لیتے۔

حضرت طاؤس اسی بات کو یوں ذکر کرتے ہیں۔

ما رأيته مصلياً كهيئة عبدالله بن عمر اشد استقبالاً لكعبة بوجهه و كفيه و قدميه

(الحلية، ۱ = ۳۰۴)

میں نے تمام اعضاء کو نماز میں قبلہ رخ متوجہ رکھتے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ اپنے چہرے ہاتھ اور دونوں قدموں کو قبلہ رخ رکھنے میں بڑے سخت تھے

۵- حضرت اعمش، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت نماز ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

كان عبدالله اذا صلىٰ كانه ثوب ملقى

(حياة الصحابہ، ۳-۱۳۷)

آپ اتنی تواضع سے نماز ادا کرتے جیسے گرا ہو کپڑا ہوتا ہے

٦- حضرت ابن زبیرؓ نماز ادا کر رہے تھے ان کا بیٹا ہاشم پاس سو رہا تھا۔ چھت

سے سانپ گر کر بچے کے جسم پر لپٹ گیا اس پر بچہ چلایا، گھر والے سب دوڑتے ہوئے آئے۔ شور برپا ہو گیا۔ ابن زبیرؓ اسی اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرتے رہے۔ سلام پھیر کر فرمانے لگے کچھ شور کی سی آواز تھی؟ کیا ہوا تھا؟ بیوی نے کہا بچے کی جان جانے لگی تھی۔ آپ کو علم ہی نہیں، فرمانے لگے اگر نماز میں دوسری طرف توجہ کرتا تو نماز کہاں باقی رہتی۔

ان تمام واقعات سے صحابہ کا نماز میں حد درجہ استغراق وانہماک ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن دنیائے آب وگل میں ایک نظارہ صحابہ کے لئے ایسا بھی تھا۔ کہ جس کی لذت وحلاوت میں وہ نماز جیسی چیز کو بھول جاتے تھے

## نماز اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا حسین منظر

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرض وصال میں جب تین دن تک مسلسل باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ دیدار سے مشرف ہوا کرتی تھیں ترس کر رہ گئیں اور سراپا انتظار تھیں کہ کب ہمیں اپنے حبیب کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ بالآخر وہ مبارک ومسعود لمحہ ایک دن حالت نماز میں نصیب ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ ایام وصال میں جب کہ نماز کی امامت کے فرائض حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔ سوموار کے روز جب تمام صحابہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں بارگاہ ایزدی میں حاضر تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے قدرے افاقہ محسوس کیا

روایت کے الفاظ یہ ہیں

| | |
|---|---|
| فكشف النبی صلی الله علیه وآله وسلم ستر الحجرة ینظر الینا و هو قائم كان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم (البخاری-۱-۹۳) | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا کر ہمیں دیکھنا شروع فرمایا (ہم نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور قرآن کے ورق کی طرح پرنور تھا |

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فرحت آثار کے بعد اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| فهممنا ان نفتتن من الفرح برویة النبی صلی الله علیه وآله وسلم فنكص ابوبكر علی عقبیه لیصل الصف و ظن ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم خارج الی الصلوة (البخاری،۱=۹۳) | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں ہم نے ارادہ کرلیا کہ نماز کو بھول کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار ہی میں محو ہو جائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ خیال کرتے ہوئے مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ آئے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت کرانے کے لئے تشریف لائے ہیں |

ان پرکیف لمحات کی منظر کشی ان الفاظ میں بھی کی گئی ہے

فلما وضح لنا وجه نبی الله صلی الله علیه و آله وسلم مانظرنا منظرً أقط اعجب الینا من وجه النبی صلی الله علیه وآله وسلم حین وضح لنا

جب پردہ ہٹا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا تھا

(البخاری-۱-۹۴)

مسلم شریف میں ﴿فهممنا ان نفتتن﴾ کی جگہ یہ الفاظ منقول ہیں

فبهتنا و نحن فی الصلوة من فرح بخروج النبی صلی الله علیه وآله وسلم

آپ ﷺ کے دیدار اور تشریف آوری کی خوشی میں ہم مبہوت ہو کر رہ گئے حالانکہ ہم نماز میں تھے۔

(مسلم- ۱=۱۸۹)

اقبال نے حالت نماز میں صحابہ کرام کے دیدار محبوب سے محظوظ ہونے کے منظر کو کیا خوب قلمبند کیا ہے

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

شارحین حدیث نے ﴿فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبی﴾ کا معنی اپنے اپنے ذوق و معرفت کے مطابق کیا ہے۔

۱۔ امام قسطلانی ارشاد الساری میں لکھتے ہیں

فھممنا ای قصدنا ان نفتتن بان نخرج من الصلوة — ہم نے ارادہ کر لیا کہ (دیدار کی خاطر) نماز چھوڑ دیں۔

(ارشادالساری-۲-۴۴)

۲۔لامع الدراری میں ہے۔

وکانو امترصدین الی حجرته فلما احسوا یرفع الستر التفتوا الیه بوجوھھم — تمام صحابہ کی توجہ حجرہ کی طرف مرکوز تھی جب انہوں نے پردے کا ہٹنا محسوس کیا تو تمام نے اپنے چہرے حجرہ انور کی طرف کر لئے۔

(الدراری علی الجامع البخاری،۳=۱۵۰)

۳۔مشہور اہل حدیث عالم مولانا وحیدالزمان ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

فھممنا ان نفتتن من الفرح برؤیة النبی صلی الله علیه وآله وسلم — آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے ہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ ہم خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ نیچے ڈال دیا۔

(ترجمۃ البخاری - ۱ = ۳۴۹)

امام ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں

فکاد الناس ان یضطربوا فاشار الناس ان اثبتوا — قریب تھا لوگ بھاگ آتے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔

(شمائل ترمذی)

شیخ ابراہیم بیجوریؒ صحابہ کے اضطراب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| فقرب الناس ان يتحركوا من كمال فرحهم شفاءه صلى الله عليه وآله وسلم حتى ارادوا ان يقطعوا الصلوة لا عتقادهم خروجه صلى الله عليه وآله وسلم يصلى بهم و ارادوان يخلوا الطريق الى المحراب و هاج بعضهم فى بعض من شدة الفرح | قریب تھا کہ صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفایاب ہونے کی خوشی میں متحرک ہو جاتے۔ حتی کہ انہوں نے نماز توڑنے کا ارادہ کرلیا اور سمجھے کہ شاید ہمارے آقا نماز پڑھانے باہر تشریف لا رہے ہیں۔ لہذا ہم محراب تک کا راستہ خالی کر دیں۔ چنانچہ بعض صحابہ خوشی کی وجہ سے کود پڑے |

(المواہب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیہ-۱۹۴)

امام بخاری نے ''باب التفات فی الصلوة'' کے تحت صحابہ کی یہ والہانہ کیفیت ان الفاظ میں بیان کی ہے

| | |
|---|---|
| وهم المسلمون ان يفتتنوا فى صلوتهم فاشار اليهم اتموا صلاتهم | مسلمانوں نے نماز ترک کرنے کا ارادہ کرلیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پوری کرنے کا حکم دیا۔ |

(البخاری-۱=۱۰۴)

برصغیر کے عظیم اور مسلّم محدث مولانا احمد علی سہارنپوری نے اس روایت کا ترجمہ اور فوائد ان الفاظ میں ذکر کیے ہیں۔

ای قصد المسلمون ان یقعوا فی الفتنة فی صلاتهم و ذهابها فرحاً بصحة رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و سروراً فیه دلیل علی انهم التفتوا الیه حین کشف الستر لانه قال فاشار الیهم ولولا التفاتهم الیه مارأوا اشارته

(حاشیہ البخاری۔ )

مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت کی خوشی اور سرور میں اپنی نمازیں چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ یہ روایت واضح کر رہی ہے کہ پردے کے ہٹتے ہی صحابہ نے اپنی توجہ کا شانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر دی تھی کیونکہ اگر صحابہ اس طرف متوجہ نہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ کو نہ دیکھ پاتے حالانکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ کو دیکھ کر اپنی نماز پوری کی۔

## اب دنیا قابل دید نہیں رہی

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے بارے میں منقول ہے۔ کہ جب انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر ملی تو وہ اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ارتحال کی خبر سن کر انہوں نے رب العزت کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کی

اللھم اذھب بصری حتی لاأری بعد حبیبی محمد صلی

اے میرے رب میری آنکھوں کی بینائی ختم کر دے تاکہ میں اپنے حبیب صل

اللہ علیہ و آلہ وسلم احدا فکف بصرہ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمالی۔

## استن حنانہ کا شوق دیدار

ابتدائی دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی دیر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ صحابہ کرام پر یہ بات شاق گزری انہوں نے عرض کیا کیوں نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک منبر بنوالیا جائے جس پر بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کریں، بعض روایات کے مطابق یہ درخواست گزار ایک خاتون تھی جس نے کہا کہ میرا بیٹا بڑھئی ہے لکڑی کا کاروبار کرتا ہے اگر اجازت ہو تو میں منبر بنوا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درخواست کو منظور کر کے اجازت مرحمت فرمادی۔ منبر بن کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آ گیا اور جب اگلے جمعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر خطبہ دینا شروع فرمایا تو اس تنے نے محسوس کیا کہ آج محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے چھوڑ کر منبر کو زینت بخشی ہے چنانچہ وہ زار و قطار رونے لگا۔ مجلس میں حاضر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کے رونے کی آواز کو سنا جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اتر کر اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور

اس پر دست شفقت رکھا جس پر وہ بچوں کی طرح سسکیاں لیتا ہوا خاموش ہو گیا اس مجلس کی کیفیات متعدد صحابہ کرام سے منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

كان النبی صلی الله علیه و آله وسلم یخطب الی جذع فلما اتخذ المنبر تحول الیه فحن الجذع فاتاه فسمع یده علیه

(البخاری – ٥٠٦)

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کھجور کے تنے کے ساتھ خطبہ ارشاد فرماتے جب منبر تیار ہو گیا تو آپ اسے چھوڑ کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس پر اس تنے نے رونا شروع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اس پر دست شفقت رکھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

فصاحت النخلة صیاح الصبی ثم نزل النبی ﷺ فضمها الیه تأن انین الصبی الذی یسكن

(البخاری-١ =٥٠٦)

کھجور کے تنے نے بچے کی طرح رونا شروع کر دیا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اتر کر اس کے قریب کھڑے ہو گئے اور سے بغل میں لے لیا اس پر وہ تنا بچوں کی طرح سسکیاں لیتا لیتا خاموش ہو گیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس تنے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| فسمعنا لذلک الجذع | "ہم نے اس تنے کے رونے کی آواز کو |
| صوتاً کصوت العشار حتی | سنا وہ اس طرح رویا جس طرح کوئی |
| جاء النبی صلی الله علیه | اونٹنی اپنے بچے کے فراق میں روتی |
| و آله وسلم فو ضع یده علیها | ہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم |
| فسکنت | نے تشریف لا کر اس پر اپنا دست |
| (البخاری-۱-۷-۵۰) | شفقت رکھدیا اور وہ خاموش ہو گیا- |

مولائے رومؒ نے اسی واقعہ کو اپنے پیار بھرے اشعار میں بیان کیا ہے۔
قارئین کی دلچسپی کے لئے مع ترجمہ حاضر ہیں

استن حنانہ در ہجر رسول
نالہ میزد ہمچوں ارباب عقول
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں کھجور کا ستون انسانوں کی طرح رو دیا)

درمیان مجلس وعظ آنچناں
کز وے آگاہ گشت ہم پیرو جواں
(وہ اس طرح رویا کہ تمام اہل مجلس اس پر مطلع ہو گئے)

در تحیر ماند اصحاب رسول ﷺ
کز چہ مے نالد ستون باعرض و طول
(تمام صحابہ حیران ہوئے کہ یہ ستون کس سبب سے سرتاپا محوگریہ ہے)

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون
گفت جانم از فراقت گشت خوں

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ستون تو کیا چاہتا ہے۔اس نے عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں خون ہوگئی ہے۔)

از فراق تو مراچوں جان سوخت

چوں ننالم بے تو اے جان جہاں

(اے جان جہاں آپ کے فراق میں تو میری جان نکل گئی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں کیوں نہ روؤں)

مسندت من بودم از من تاختی

برسر منبر تو مسند ساختی

(پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسند تھا۔اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کنارہ کش ہوکر منبر کو مسند بنالیا)

پس رسولش گفت اے نیکو درخت

اے شدہ باسر تو ہمراز بخت

گر ہمے خواہی ترا نخلے کنند

شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے وہ درخت جس کے باطن میں خوش بختی ہے اگر تو چاہے تو تجھ کو پھر ہری بھری کھجور بنادیں۔حتیٰ کہ مشرق ومغرب کے لوگ تیرا پھل کھائیں)

یادراں عالم حقت سروے کند

یا اللہ تجھے اگلے جہاں بہشت کا سرو بنا دے اور تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تر و تازہ رہے

گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

(اس نے عرض کیا میں وہ بننا چاہتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔اے غافل تو بھی بیدار ہو اور ایک خشک لکڑی سے پیچھے نہ رہ جا۔)

یعنی جب ایک لکڑی دار البقاء کی طلب گار ہے تو انسان کو تو بطریق اولیٰ اس کی خواہش اور آرزو کرنی چاہئے

ان ستون را دفن کرد اندرز مین
کو چومردم حشر گرد یوم دیں

(اس ستون کو زمین میں دفن کر دیا گیا۔قیامت کے دن اسے انسانوں کی طرح اٹھایا جائے گا) (مثنوی مولائے روم مع شرح مفتاح العلوم - ۳= ۷۸-۸۰)

## شوق زیارت میں جبرئیل امین کی بے قراری

سورۃ الضحیٰ کا شان نزول بیان کرتے ہوئے مفسرین نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بعض اہم حکمتوں کی بنا پر کچھ عرصہ کے لئے سلسلہ وحی منقطع رہا تو مخالفین نے یہ طعنہ دینا شروع کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے اسے چھوڑ دیا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحیٰ کو نازل فرمایا۔جب جبریل امین اس سورۂ مبارکہ کی صورت میں رب کریم کا پیار بھرا پیغام لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

یا جبریل ما جئت حتی اشفقت الیک؟ اے جبریل میرے محبوب کا پیغام لانے میں اتنی دیر کیوں ہوگئی (تو جانتا ہے) مجھے تیری آمد کا کتنا انتظار رہتا ہے

اس پر جبریل امین نے عرض کیا۔

انی کنت الیک اشد شوقاً ولکنی عبد مامور وما نتنزل الا بامرر بکَ (الخازن-۴=۴۸۵)

یا رسول اللہ، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت وملاقات کا شوق آپ سے بڑھ کر تھا مگر میں حکم کا بندہ ہوں۔ اور آپ کے رب کے حکم کے بغیر ہم نازل نہیں ہو سکتے

یعنی مجھے تو آپ کی زیارت کا بے حد شوق تھا مگر یہ معاملہ آپ کے رب اور آپ کا ہے میں تو فقط اس کے حکم کا پابند ہوں

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

## ہجر محبوب میں رونے والے ہی رفاقت پائیں گے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا

یا رسول اللہ ﷺ انک اے محبوب خدا ﷺ میں آپ کی

لاحب الی من نفسی و احب الی من ولدی وانی لا کون فی البیت فاذ کرک فما اصبر حتی اتیک فانظر الیک و اذا ذکرت موتی و موتک عرفت انک اذا دخلت الجنة رفعت مع النبیین و ان دخلت الجنة خشیت ان لا اراک فلم یرد علیه النبی ﷺ حتی نزلت علیه و من یطع الله و الرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین و حسن اولئک رفیقا۔

(تفسیر ابن کثیر-۱=۵۲۳)

ذات اقدس سے اپنی جان، اولاد اور اہل سے بڑھ کر محبت کرتا ہوں۔ میں گھر میں تھا کہ آپ کی یاد آ گئی جس نے مجھے مجبور کر دیا کہ آپ ﷺ کے دیدار کے لئے حاضر ہو جاؤں۔ آج مجھے اس بات کا غم کھائے جا رہا ہے کہ آپ کے وصال کے بعد زیارت سے مشرف نہ ہو سکوں گا آپ جنت میں انبیاء کے ساتھ ہوں گے۔ اگر میں جنت میں گیا بھی تو آپ کے بلند درجات کی وجہ سے زیارت سے محروم رہوں گا۔ آپ ﷺ نے جواباً کچھ ارشاد نہ فرمایا۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام یہ آیت قرآنی لے کر حاضر ہو گئے۔ کہ جن لوگوں نے اللہ و رسول سے بصورت طاعت دوستی و محبت کو استوار کر لیا۔ انہیں ہم قیامت کے دن انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ کھڑا کریں گے اور یہ رفاقت و سنگت کس

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

جاء رجل من الانصار الی رسول الله ﷺ و هو محزون فقال له النبی ﷺ یا فلان مالی اراک محزوناً فقال یا نبی الله شئی فکرت فیه فقال ماهو؟ قال نحن نغدو علیک و نروح فننظر الی وجهک و نجالسک و غدا ترفع مع النبیین فلا نصل الیک فلم یرد علیه النبی ﷺ شیئا فاتاه جبرائیل هذه الایة

(تفسیر ابن کثیر-۱=۵۲۲)

ایک غمگین شخص آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کیا وجہ ہے تو بہت پریشان ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج ایک مسئلے میں غور و فکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ کون سا مسئلہ ہے؟ عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آج ہم صبح و شام جس وقت ہماری طبیعت اداس ہو جاتی ہے آپ ﷺ کے دیدار سے اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں۔ کل بعد از وصال جب آپ ﷺ انبیاء کے ساتھ جنت میں ہوں گے ہم آپ کی زیارت سے محروم ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا، اس پر جبرئیل علیہ السلام آیت مذکورہ لے کر نازل ہوئے۔

ہے کہ وہ غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد فرما دیا ان کی کیفیت یہ تھی۔

کان شدید الحب لرسول الله ﷺ قليل الصبر عنه فاتاه ذات يوم وقد تغير لونه فقال له رسول ﷺ ما غير لونك؟ فقال يا رسول الله ﷺ مابی مرض ولا وجع غيرانی اذا لم ارک استوحشت وحشة شديدة حتی القاک ثم ذکرت الاخرة فاخاف ان لا اراک ذک ترفع مع النبيين و انی ان دخلت الجنة فانا ادنی منزلةً من منزلتک و ان لم ادخل الجنة لا اراک ابدا فالا مراهم واعظم فنزلت و من يطع الله و الرسول فاولٰئک مع الذين انعم الله.

(سیدنا محمد ﷺ، ۴۰۷۔ بحوالہ امام بغوی)

رسول کریم ﷺ سے انہیں بہت ہی محبت تھی اور ضبط محبت پر اتنے قادر بھی نہ تھے کہ ایک دن آپ کی بارگاہ اقدس میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ رنگ متغیر تھا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ کہ تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نہ مجھے کوئی مرض ہے اور نہ کوئی تکلیف، بلکہ آپ کو نہ دیکھنے کی وجہ سے مجھے شدید پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آپ کی زیارت نصیب ہو جائے۔ پھر میں نے آخرت کے بارے میں سوچا ہے اور میں ڈر گیا ہوں۔ کہ اس دن میں آپ ﷺ کی زیارت سے محروم رہوں گا۔ کیونکہ آپ انبیاء کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے۔ اگر میں جنت میں چلا بھی گیا تو کسی نچلے درجہ میں ہوں گا

اور اگر جنت میں داخل نہ ہو سکا تو

زیارت سے بالکل محروم ہو جاؤں گا۔

اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

## زبان محبوب سے رفاقت کی خوشخبری

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجنے لگے۔

خرج یوصیہ و معاذ راکب و رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یمشی فی ظل راحلته

تو اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ کو سوار ہونے کا حکم دیا، خود ساتھ ساتھ پیدل چلے اور کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

جب نصیحتوں سے فارغ ہوئے تو فرمایا

یا معاذ انک عسیٰ ان لا تلقانی بعد عامی هذا و لعلک ان تمر بمسجدی هذا و قبری فبکیٰ معاذ جشعاً لفراق رسول الله

اے معاذ شاید تیری اب میرے ساتھ ملاقات نہ ہو ہاں تجھے میری مسجد اور قبر انور کی زیارت ضرور ہوگی۔ یہ سن کر حضرت معاذ اس فراق رسول ﷺ کے تصور پر زار و قطار رو پڑے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی رقت دیکھی تو تسلی دی۔

ثم التفت صلى الله عليه و آله وسلم فاقبل بوجه نحو المدينة فقال ان اولى الناس بى المتقون من كانوا و حيث كانوا. (مسند احمد)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف رخ انور کر کے فرمایا۔ میرا قرب متقی لوگوں کونصیب ہو گا۔ خواہ وہ کوئی ہوں اور کہیں کے رہنے والے ہوں

## اسلام لانے کے بعد صحابہؓ کی سب سے بڑی خوشی

اسلام لانے کے بعد صحابہ کو سب سے زیادہ خوشی اس بات پر تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو خوشخبری دی تھی کہ انہیں قیامت میں میری ملاقات کا شرف حاصل ہو گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

متى الساعة؟

قیامت کب آئے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وما اعددت لها؟

تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

اس نے عرض کیا

لا شئى الا انى احب الله و رسوله ﷺ

میرے پاس کوئی عمل نہیں مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے پیارے رسول سے محبت کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی کی بات سن کر فرمایا۔

انت مع من احببت. تجھے اپنے محبوب کی سنگت ضرور نصیب ہوگی۔

(البخاری-۲=۵۲۱)

یعنی اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو گھبرا مت تجھے میری معیت حاصل ہوگی۔

مولانا احمد علی سہارنپوری لفظ معیت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

المراد بالمعية هنا معية خاصة وهى ان يحصل فيها الملاقاة بين المحب و المحبوب

یہاں معیت خاصہ مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محبّ کو محبوب کی ملاقات کا شرف عطا کرے گا۔

(حاشیہ البخاری-۲=۵۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ خوش خبری ہم نے سنی تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی

فما فرحنا بشیء فرحنا بقول النبی صلی الله علیه و آله وسلم ، انت مع من احببت

(اسلام لانے کے بعد) آج تک کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے آج ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سن کر ہوئے کہ محبت کرنے والے کو محبوب کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ وجد میں آ گئے اور کہنے لگے

انا احب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابابکر و عمر و ارجو ان اکون بحبی ایاھم و ان لم اعمل بمثل اعمالھم

(البخاری-۲-۵۲۱)

اگرچہ میں ان پاکیزہ ہستیوں کی طرح عمل نہیں کر سکا مگر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ' ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ اور امید ہے کہ اسی محبت کی بنا پر ان کا ساتھ نصیب ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ کے وصال کا وقت آتا تو وہ افسوس کرنے والوں کو کہتے کہ خوشی کرو ہماری ملاقات اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہونے والی ہے۔' وہ بجائے آنسو بہانے کے مسکراتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پہنچ جاتے۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے بارے مروی ہے۔

لما احتضر بلال رضی اللہ عنہ نادت امرأتہ و احزنا ہ فقال لھا و اطرباہ غدا القی الاحبۃ محمد او صحبہ.

جب ان کے وصال کا وقت آیا تو ان کی اہلیہ نے افسوس کا اظہار کرنا شروع کیا تو انہوں نے فرمایا آج ہی تو خوشی کا دن ہے کہ میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی ملاقات کا شرف پانے والا ہوں۔

# بعد از وصال یادیں

اب تک جتنے واقعات کا تذکرہ آیا وہ تمام کے تمام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں روپذیر ہوئے اب ہم ان حسین یادوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد پیش آئیں۔

## جب کھجور کا تنا فراق محبوب میں تڑپتا ہے تو امت کا حق اس سے کہیں بڑھ کر ہے

جب نبی اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہجر وفراق کے ان لمحات میں یہ کلمات عرض کیے

السلام علیک یا رسول اللہ بابی انت و امی لقد کنت تخطبنا علی جذع نخلۃ فلما اکثر الناس اتخذت منبرا لتسمعهم فحن الجذع لفراقک حتی جعلت یدلک علیہ فسکن فامتک اولیٰ بالحنین الیک لما فارقتها بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عندہ ان جعل طاعتک طاعتہ فقال عزو

یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان اور سلام ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کھجور کے تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے کثرت صحابہ کے پیش نظر منبر بنوایا گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تنے کو چھوڑ کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اس نے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا۔ آپ نے اس پر دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ جب اس بے جان کھجور کے تنے کا یہ حال ہے تو

جل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

(الرسول للدکتور عبدالحلیم محمود شیخ الازہر، ۲۲-۲۳)

اس امت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق پر نالہ شوق کا حق زیادہ ہے۔ یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اللہ تعالی نے آپ کو کتنی فضیلت عطا فرمائی ہے کہ آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت کی۔

دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من تواضعک انک جالستنا و تزوجت منا واکلت معنا ولبست الصوف و رکبت الدواب وار دفت خلفہ و وضعت طعامک علی الارض تواضعاً منک

(الرسول، ۲۲-۲۳)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میرے والدین قربان ہوں۔ آپ کی تواضع و انکساری کی حد ہے کہ (عرش کے مہمان ہو کر) ہم فرشیوں کے ساتھ رہے، ہماری خاطر نکاح کیا اور کھایا صوت کا لباس پہنا' گھوڑے پر سواری فرمائی بلکہ ہم جیسوں کو اپنے پیچھے بٹھایا۔

## ہجر رسول ﷺ میں خاتون کے اشعار پر فاروق اعظمؓ کا بیمار ہونا

حضرت زید بن اسلمؓ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔ کہ ایک رات آپ عوام کی خدمت کے لئے رات کو نکلے۔

فرأى مصباحاً في بيت و اذا عجوز تنفش صوفاً و تقول.

تو آپ نے ایک گھر میں دیکھا کہ چراغ جل رہا ہے اور ایک بوڑھی خاتون اون کاتتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہی ہے۔

على محمد صلاة الابرار

صلى عليه الطيبون الاخيار

قد كنت قواماً بكاءً بالا سحار

ياليت شعرى و المنايا اطوار

هل تجمعني و حبيب الدار

(محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کے تمام ماننے والوں کی طرف سے سلام ہو اور تمام متقین کی طرف سے بھی۔ آپ راتوں کو اللہ کی یاد میں کثیر قیام اور سحری کے وقت آنسو بہانے والے تھے۔ ہائے افسوس اسباب موت متعدد ہیں کاش مجھے یقین ہو جائے کہ روز قیامت مجھے آقا کا قرب نصیب ہو سکے گا)

یہ اشعار سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے آقا کی یاد آ گئی جس پر وہ زار و قطار رو پڑے

طرق علیها الباب فقالت من هذا؟ فقال عمر بن الخطاب فقالت مالی و لعمر فی هذا الساعة؟ فقال افتحی یرحمک الله فلا بأس علیک ففتحت له فدخل علیها و قال ردی الکلمات التی قلتها انفاً فردتها فقال ادخلینی معکما و قولی و عمر فاغفرله یا غفار.

(نسیم الریاض جلد۳=۳۵۵ -بحوالہ کتاب الذھد لابن مبارک)

اور دروازے پر دستک دی۔ خاتون نے پوچھا کون ہے؟ آپ نے کہا عمر بن الخطاب۔ خاتون نے کہا رات کے ان اوقات میں عمر کا یہاں کیا کام؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے دروازہ کھول۔ اس نے دروازہ کھولا آپ اس کے پاس بیٹھ گئے اور کہا کہ جو اشعار تو پڑھے رہی تھی ان کو دوبارہ پڑھ اس نے جب دوبارہ اشعار پڑھے تو آپ کہنے لگے اس مسعود و مبارک اجتماع میں مجھے بھی اپنے ساتھ شامل کرتے ہوئے یہ کہہ ہم دونوں کو آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ نصیب ہو۔ اور اے معاف کرنے والے عمر کو معاف کردے۔

بقول قاضی سلیمان منصور پوری حضرت فاروق اعظمؓ اس کے بعد چند دن تک صاحب فراش رہے۔ (رحمۃ للعلمین -۲=۴۷۶)

## مجھے تجھ سے بڑھ کر زیارت کا اشتیاق ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد جمعرات کی صبح ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اونٹ پر سوار ایک سفید ریش بوڑھا آیا اس نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر باندھا اور یہ کہتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

السلام علیک و رحمة الله هل فیکم محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم؟

تم پر اللہ کی رحمت کا نزول ہو کیا تم میں اللہ تعالیٰ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ایها السائل عن محمد ماذا ترید منه؟

اے حضور کے بارے میں پوچھنے والے تجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا کام ہے؟

اس نے عرض کیا کہ میں یہودی علماء میں سے ہوں۔ میں اسی (۸۰) سال سے تورات کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا ہے۔ اور میں اس ذکر سے متاثر ہو کر آیا ہوں۔ اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

وقد جئت اطلب الاسلام علی یده.

اور میں آپ کے ہاتھ پر بیعت اسلام کے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو وصال ہو چکا ہے اس پر اس عالم نے افسوس کا اظہار شروع کر دیا اور کہا۔

| | |
|---|---|
| هل فيكم قرابة محمد صلى الله عليه و آله وسلم ؟ | کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہے؟ |

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس لے جاؤ۔ وہاں جا کر اس نے اپنا تعارف کروایا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں میں سے کسی کپڑے کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیدہ عالمؓ نے اپنے شہزادے امام حسینؓ کو فرمایا۔

| | |
|---|---|
| لهات الثوب الذى تو فى فيه رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فجاء فاخذه الحبر و القاه على وجهه و جعل يتنشق ريحه و يقول بابى و امى من جسد نشف فيه هذا الثواب. | وہ کپڑا لائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت وصال پہنا ہوا تھا۔ جب وہ کپڑا لایا گیا تو اس عالم نے اسے اپنے چہرے پر ڈال لیا اور خوشبو سونگھتے ہوئے بار بار کہتا کہ اس صاحب ثوب پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ |

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا

| | |
|---|---|
| صف لى صفة رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم حتى كانى انظر اليه | حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اس طرح کرو کہ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ |

یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔

فبکیٰ علی بکاء شدیدا و قال واللہ لان کنت مشتاقاً الی محمد فانا اشوق الی حبیبی منک.

(ابن عساکر-۱=۳۴۲،۳۴۳)

آپ شدت کے ساتھ رو پڑے اور کہنے لگے اے سائل خدا کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا جس قدر تجھے اشتیاق ہے مجھے اس سے کہیں بڑھ کر اپنے حبیب کی ملاقات کا شوق ہے۔

## مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آ گئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا۔

انطلق بنا الی ام ایمن رضی اللہ عنہا نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا

کہ چلیں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے ملاقات کر آئیں کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

لہذا ہمیں بھی جانا چاہئے۔

جب حضرات شیخین حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔ انہوں نے پوچھا۔

مـا یبـکیـک؟ امـا تعلمین ان ما عند الله خیر لرسول الله صلی الله علیه و آله سلم.

آپ کیوں روتی ہیں؟ تمہیں علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے ہاں ایسے مقام پر ہیں۔ جو اس دنیا سے کہیں بہتر ہے۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا۔

انـی اعلم ما عند الله تعالی خیر لـرسـول الـلـه صـلـی الله علیه وسـلـم ولـکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء.

یہ میں بھی جانتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ مقام پر ہیں لیکن میں اس لئے روتی ہوں کہ ہم اللہ پاک کی عظیم نعمت وحی سے محروم ہو گئے۔ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے صبح شام میسر آتی تھی۔

جب ان حضرات نے یہ بات سنی۔

فجعلا یبکیان معها.

(سیدنا محمد رسول اللہ، ۴۱۲۔ بحوالہ مسلم)

تو ان دونوں نے بھی (یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رونا شروع کر دیا۔

## مسکراہٹیں رخصت ہوگئیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد تمام صحابہ بالعموم مغموم رہتے۔ حتی کہ بعض نے مسکرانا ہی ترک کر دیا تھا۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سیدہ عالم

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مارأيت فاطمة رضى الله عنهما ضاحكة بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم | میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد کبھی بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ |

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس پر حاضر ہوتیں تو آپ رضی اللہ عنہا کی یہ کیفیت ہوتی۔

| | |
|---|---|
| اخذت قبضة من تراب القبر فوضعته على عينيها فبكت وانشأت تقول. | قبر انور کی مٹی مبارک اٹھا کر آنکھوں پر لگاتیں اور یاد میں رو رو کر یہ اشعار پڑھتیں۔ |

ماذا من شم تربة احمد

ان لا يشم مدى الزمان غواليا

صبت على مصائب لوانها

صبت على الايام صرن ليا ليا

(جس شخص نے آپ کے مزار اقدس کی خاک کو سونگھ لیا اسے زندگی میں کسی دوسری خوشبو کی ضرورت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی وجہ سے مجھ پر جتنے عظیم مصائب آئے ہیں۔ اگر وہ دنوں پر اترتے تو وہ رات میں بدل جاتے)

## تمہیں تدفین کا حوصلہ کیونکر ہوا؟

امام احمد فرماتے ہیں کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین ہو چکی ہو تو سیدہ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے تدفین کرنے والے صحابہ میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

یا انس اطابت انفسکم ان دفنتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی التراب و رجعتم؟

اے انسؓ تمہارے دلوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کو کس طرح گوارا کر لیا تھا؟

حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد مشہور تابعی حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے

بکیٰ حتی تختلف اضلاعہ (البدایہ،۵-۲۷۳)

تو وہ اتنا روتے کہ ان کی پسلیاں اپنی جگہ سے ہل جایا کرتیں تھیں۔

## آستانہ محبوب پر قابل رشک موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک خاتون آپ کے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے آئی اور مجھ سے کہنے لگی

اکشفی لی قبر رسول اللہ ﷺ فکشفتہ لھا فبکت حتی ماتت (الشفاء،۲-۵۷)

حجرۂ انور کھول دیں میں سرور عالم ﷺ کے مزار اقدس کی زیارت کرنا چاہتی ہوں، میں نے حجرے کا دروازہ

کھول دیا تو وہ عورت آپ کے مزار
اقدس کو دیکھ کر اتنا روئی کہ روتے
روتے شہید ہو گئی۔

## نگاہ میں کوئی جچتا ہی نہیں

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے منقول ہے کہ جب انہیں ان کے بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کی خبر دی وہ اس وقت اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر سن کر غمزدہ ہو گئے۔ اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔

اللھم اذھب بصری حتیٰ لا اری بعد حبیبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احداً فکف بصرہ
(المواھب اللدنیہ-۲=۹۴)

اے میرے اللہ! میری آنکھوں کی بینائی اب ختم کر دے تاکہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کی دعا قبول فرمالی

## اب آنکھیں کیا کرنی ہیں

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ان رجلاً من اصحاب محمد ذھب بصرہ فعادوہ.

حضور ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کی بینائی جاتی رہی۔ لوگ ان کی

عیادت کے لئے گئے

جب ان کی بینائی ختم ہونے پر افسوس کا اظہار کیا تو وہ کہنے لگے۔

کنت اریدھما لا نظر الی النبی صلی الله علیه و آله وسلم فاما اذا قبض النبی صلی الله علیه و آله وسلم فوالله مایسرنی ان بهما بظبی من ظباء قبالة

(الادب المفرد=۱۴۱)

میں ان آنکھوں کو فقط اس لئے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا دیدار نصیب ہوتا تھا۔ اب چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے اس لئے اگر مجھے ہرن کی آنکھیں بھی مل جائیں تو خوشی نہ ہوگی

## فراق محبوب میں سواری پر کیا گذری

شیخ عبدالحق محدث دہلوی" آپ کے وصال مبارک کے بعد فراق کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وناقه آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم علف نمیخورد و آب نمی نوشید تا آنکه مرد از جمله آیاتی که ظاهر شد بعداز موت آنحضرت ﷺ آن حماری که آنحضرت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی اونٹنی نے مرتے دم تک نہ کچھ کھایا اور نہ ہی پیا- آپ ﷺ کے وصال کے بعد جو عجیب کیفیات رونما ہوئیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جس گوش دراز پر

| | |
|---|---|
| گاهی بران سوار میشد چندان حزن کرد که خود را در چاهی انداخت | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری فرماتے تھے وہ آپ کے فراق میں اتنا پریشان ہوا کہ اس نے کنوئیں میں چھلانگ لگادی اور شہید ہوگیا۔ |
| (مدارج النبوۃ-۲=۴۴۴) | |

## میں سوجاؤں مصطفٰی ﷺ کہتے کہتے

حضرت عبدۃ بنت خالد بن صفوان رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجر وفراق میں گریہ وزاری کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتی ہیں۔

| | |
|---|---|
| ما کان خالد یاوی الی فراش الا وھو یذکر من شوقہ الٰی رسول اللہ ﷺ والٰی اصحابہ من المھاجرین والانصار یسمیھم و یقول ھم اصلی و فصلی والیھم یحن قلبی طال شوقی الیھم فعجل رب قبضی الیک حتی یغلبہ النوم. | جب کام کاج سے فارغ ہوکر بستر پر سونے کے لئے آتے تو (ان کا وظیفہ یہ تھا کہ) وہ حضور ﷺ اور آپ کے مہاجر و انصار صحابہ ؓ کا نام لے لے کر ان کی یاد میں روتے اور کہتے میرا سب کچھ وہی ہیں۔ میرا دل (ہمہ وقت) انہی کی یاد میں تڑپتا رہتا ہے لیکن ہجر وفراق کی گھڑیاں لمبی ہوتی جا رہی ہیں۔ اے میرے رب میری روح کو جلدی قبض فرمالے (تاکہ میں |
| (الشفاء-۲=۵۶۷-۴۶۸) | |

ان سے جاملوں) انہی حسین یادوں
میں محویت کے عالم میں سسکیاں لیتے
لیتے بالآخر سوجاتے۔

## اب دنیا تاریک ہوگئی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ طیبہ آمد اور وصال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لما كان يوم الذى دخل فيه رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم اضاء منها كل شيئٍ فلما كان اليوم الذى مات فيه اظلم منها كل شئى

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر مدینہ طیبہ کی ہر شے روشن ہو گئی لیکن جس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا ہر شے پر تاریکی چھا گئی۔

(شمائل ترمذی۔۳۴)

یعنی وہ شہر جس میں ہم صبح وشام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظر نہ آنے کی وجہ سے تاریک نظر آنے لگا۔

امام ابراہیم بیجوری حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

استنار من المدينة الشريفة كل شيء نورا حسياً و معنوياً لا نه صلى الله عليه و آله وسلم نور الانوار والسراج الوهاج و نور الهداية والعامة و رفع الظلمة التامة وقوله ، اظلم منها كل شئى اى لفقد النور والسراج منها فذهب ذالک النور بموته

(المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ-۱۹۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے مدینہ کی ہر شے نور ظاہری اور نور باطنی سے روشن ہوگئی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس تمام انوار کا سرچشمہ، روشن چراغ اور تمام عالم کے لئے ہدایت کا مرکز ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی وجہ سے نور حق اور چراغ بزم کائنات پس پردہ چلا گیا لہذا تمام روشنی تاریکی میں بدل گئی۔

شیخ قاضی محمد عاقل رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

زغم فراق آں سرور حالت روئداد کہ گویا تاریک گشتہ درو دیوار ہائے مدینہ و تاریکی محیط گشت

(انوارغوثیہ شرح الشمائل النبویہ-۵۶۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق و غم میں ایسی کیفیت ہوگئی کہ تمام مدینہ تاریکی میں ڈوب گیا۔ گویا شہر مدینہ کے درودیوار پر تاریکی چھا گئی۔

## لگتانہیں دل میرا اب ان ویرانوں میں

شارح بخاری امام کرمانی نقل کرتے ہیں کہ جب آقائے دوجہاں صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے دل نہ لگنے کی وجہ سے شہر مدینہ چھوڑنے کا ارادہ کرلیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جب آپ کے ارادے کا علم ہوا تو آپ نے اس ارادے کو ترک کے لئے فرمایا۔ اور کہا آپ کو چاہئے کہ پہلے کی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں اذان دیا کریں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات سنی تو عرض کیا۔

انی لا ارید المدینة بدون رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ولا اتحمل مقام رسول الله ﷺ خالیاً عنه

اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اب مدینے میں جی نہیں لگتا۔ اور نہ ہی مجھ میں ان خالی و افسردہ مقامات کو دیکھنے کی قوت ہے۔ جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے۔

بخاری شریف کی روایت میں آپ کا جواب ان الفاظ میں منقول ہے۔

یا ابابکر ان کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکی و ان کنت انما اشتریتنی لله فدعنی. (البخاری-۲=۵۳۱)

اگر آپ نے مجھے اپنے لئے خریدا تھا تو مجھے روک لیں اور اگر اللہ کی رضا کی خاطر خریدا تھا تو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔

## زیارت کے بغیر اذان میں لطف نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ مدینہ

کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے کہ لوگو تم نے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو۔ یہ کہہ کر کہ اب مدینہ میں میرا رہنا دشوار ہے شام کے شہر حلب میں چلے گئے۔ تقریباً چھ ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ما ھذا الجفوۃ یا بلال اما ان لک ان تزورنی یا بلال.
اے بلال تو نے ہمیں ملنا چھوڑ دیا کیا ہماری ملاقات کو تیرا جی نہیں چاہتا۔

خواب سے بیدار ہوتے ہی اونٹنی پر سوار ہو کر لبیک یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ منورہ داخل ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنا شروع کیا کبھی مسجد میں تلاش کرتے اور کبھی حجروں میں، جب نہ پایا تو۔

فاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا

اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا تھا کہ آ کر مل جاؤ غلام حلب سے حاضر ہے۔ یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے۔ اور مزار پر انوار کے پاس گر پڑے کافی دیر بعد ہوش آیا تو اتنے میں سارے مدینے میں اطلاع ہو گئی کہ مؤذن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ مدینہ طیبہ کے بوڑھے، جوان، مرد عورتیں اور بچے اکٹھے ہو گئے۔ اور عرض کی کہ ایک دفعہ وہ اذان سنا دو جو محبوب خدا (ﷺ) کو سناتے تھے آپ نے فرمایا میں معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں جب اذان پڑھتا تھا تو اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے وقت آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا تھا۔اب کسے دیکھوں گا

بعض صحابہ نے مشورہ دیا کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما سے عرض کی جائے جب وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے لئے کہیں گے تو وہ انکار نہ کرسکیں گے۔ ایک صاحب جا کر شہزادوں کو بلا لائے۔امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا

یا بلال نشتھی نسمع اذانک الذی کنت تؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی المسجد.

بلال آج ہمیں وہی اذان سناؤ جو ہمارے نانا جان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سناتے تھے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انکار کا یارانہ رہا۔لہذا اسی مقام پر کھڑے ہو کر اذان دینا شروع کی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں دیتے تھے۔بعد کی کیفیات روایت میں یوں بیان ہوئیں ہیں

فلما ان قال اللہ اکبر اللہ اکبر ارتجت المدینۃ فلما ان قال اشھد ان لا الہ الا اللہ ازدادت و فلما ان قال اشھد ان محمدا رسول اللہ خرج العواتق خدو

جب آپ نے بآواز بلند اذان کے ابتدائی کلمات ادا کرنے شروع کئے تو اہل مدینہ سسکیاں لے لے کر رونے لگے۔آپ رضی اللہ عنہ جیسے جیسے آگے بڑھتے گئے جذبات مین اضافہ

رھن و قالوا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فما رئی یوم اکثر باکیاً ولا باکیۃ بالمدینۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من ذالک الیوم.

(ابن عساکر۔ بحوالہ الصلات والبشر)

ہوتا چلا گیا۔ جب ﴿اشھد ان محمدا رسول اللہ﴾ کے کلمات پر پہنچے تو تمام لوگ حتی کہ پردہ نشین خواتین بھی گھروں سے باہر نکل آئیں سبھی یوں تصور کرنے لگے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لے آئے ہیں۔ (رقت و گریہ زاری کا عجیب منظر تھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اہل مدینہ پر اس دن سے بڑھ کر اتنی رقت کبھی طاری نہیں ہوئی۔

اقبالؒ اذان بلال رضی اللہ عنہ کو ترانہ عشق قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اذان ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی
اداء دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

## صاحب قاموس کا دلچسپ استنباط

صاحب قاموس فرماتے ہیں کہ اس روایت سے زیارت روضہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم پر استدلال کرنے کو یہ کہہ کر رد کر دینا کہ یہ خواب کا واقعہ ہے غلط ہے یہ فقط خواب کا واقعہ ہی نہیں۔ بلکہ یہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا عمل ہے

بل علی فعل بلال و هو صحابی لا سیما فی خلافة عمر رضی الله عنه و الصحابة متوافرون لا تخفی عنهم هذه القصة فنفر بلال فی زمن صدر الصحابة لم یکن الا للزیارة والسلام علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

(الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر-۱۵۶)

سیدنا بلال ؓ صحابی رسول ہیں۔ ان کا یہ عمل خصوصاً خلافت عمر رضی اللہ عنہ اور کثیر صحابہ کی موجودگی میں یہ واقعہ رونما ہوا اور ان پر یہ بات مخفی بھی نہ تھی (لہذا یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی) کہ سیدنا بلال ؓ نے دور صحابہ ؓ میں روضہ رسول کی حاضری دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے سفر کیا۔

## کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ہجر وفراق کی کیفیات اشعار میں یوں بیان کی ہیں۔

ما بال عینیک لا تنام کانما
کحلت ماقیها بکحل الارمد

(اب آنکھوں میں نیند نہیں رہی بلکہ ہر وقت یوں رہتی ہیں جیسے ان میں کوئی اشک آور چیز ڈال دی گئی ہے)

وجھی یقیک التراب لھفی لیتنی

غیبت قبلک فی بقیع الغرقد

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین اور وصال پر مجھے احساس ہوا کہ کاش میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بقیع کے قبرستان میں دفن ہو چکا ہوتا)

اقیم بعدک بالمدینۃ بینھم

یا لھف نفسی لیتنی لم اولد

(اب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مدینہ میں لوگوں کے ساتھ کیسے رہوں گا۔ ہائے افسوس میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا)

فظلت بعد وفاتہ متبلدا

یا لیتنی اسقیت سم الاسود

(میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد از ہوش رفتہ بن گیا ہوں کاش مجھے آج ہی کوئی سانپ ڈس جائے (اور میں اپنے آقا سے جاملوں)

واللہ اسمع مابقیت بھالک

الا بکیت علی النبی محمد

(خدا گواہ ہے میں جب تک زندہ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں روتا رہوں گا)

یارب فاجمعنا ونبینا

(اے رب کریم مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں جمع فرما تا کہ حاسدین کی آنکھیں جھک جائیں)

## آئینے میں تصویر محبوب

امام سید محمود آلوسی نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کو جب محبوب کی یاد آجاتی تو وہ آپ ﷺ کے دیدار فرحت آثار کے لئے نکل کھڑے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک حجروں میں تلاش کرتے امہات المومنین رضی اللہ عنہما سے عرض کرتے کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے بغیر چین نہیں آرہا چنانچہ بعض اوقات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر استعمال رہنے والا آئینہ لاتیں جب وہ اس آئینے کو دیکھتے تو بجائے اپنے آپ کو دیکھنے کے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلوہ افروز پاتے۔ روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

روی ان بعض الصحابة احب ان یری رسول الله ﷺ فجاء الی میمونة رضی الله عنه فاخرجت له مرأته فنظر فیها رسول الله ﷺ ولم یر صورة نفسه

(روح المعانی ۲۲، ۳۹۰)

جب محبوب کریم ﷺ کی یاد بعض صحابہ کو تڑپاتی تو وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آجاتے وہ آپ ﷺ کا ذاتی آئینہ ہی صحابی کو دے دیتیں۔ جب وہ صحابی اس آئینہ مبارک کو دیکھتا تو بجائے اپنی صورت کے اسے اپنے محبوب ﷺ کی صورت نظر آتی۔

# یادِ محبوب میں آنسوؤں کی جھڑیاں

صحابہ کرام کے ذکر کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ عرفائے کاملین کے شب وروز بھی انہی کے اتباع میں عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی رنگ میں ڈوبے نظر آتے ہیں۔ جب ان کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ چھڑتا تو ان کے دل ذکر مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی وحلاوت سے لبریز ہو جاتے کہ پھر آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا اور آنسوؤں کی جھڑیاں تھمنے نہ پاتیں۔ رنگ متغیر ہو جاتا آواز بھرا جاتی۔ بے خودی وکیف کا یہ عالم ہو جاتا کہ اپنے پاس بیٹھنے والے ساتھیوں کو نہ پہچان سکتے بلکہ اپنے آپ اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر فقط محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال میں محو ہو جاتے۔
اس جذب وکیف سے چند قطروں کے حصول کے لئے مشتاقان جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفات کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت ایوب سختیانی کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ماحد ثتکم عن احد الاو ایوب افضل منه | میں نے جن جن بزرگوں سے حدیث اخذ کی ہے ان سب میں افضل ترین شخصیت حضرت ایوب سختیانی کی ہے۔ |

اور پھر فرمایا

وحج حجتين فكنت ارمقه ولا اسمع منه غير انه كان اذا ذكر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بكى حتى ارحمه فلما رأيت منه ما رأيت واجلاله للنبي صلى الله عليه وآله وسلم كتبت عنه

(الشفاء-۲-۵۹۶-۵۹۷)

انہوں نے دو حج کئے تھے میں نے انہیں دیکھا تھا ان سے پڑھا نہیں تھا مگر ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کیا جاتا تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات شروع ہو جاتی یہاں تک کہ مجھ پر رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ جب میں نے شوق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کا رونا اور اس درجہ احترام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظر دیکھا تو ان سے حدیث کا علم حاصل کیا

حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كان مالك اذا ذكر النبي ﷺ يتغير لونه وينحني حتى يصعب ذلك على جلسائه فقيل له يوماً في ذلك فقال لو رأيتم ما رأيت لما انكرتم على

جب امام مالک رضی اللہ عنہ کی محفل میں سرکار دو جہاں کا تذکرہ ہوتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا، سر جھک جاتا، تمام جسم سراپا اوپ بن جاتا حتی کہ آپ کے رفقاء پریشان ہو جاتے۔

ماترون
(الشفاء- ۲-۵۹۷)

ایک دن کسی نے آپ سے اس کیفیت کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر جو کچھ میں دیکھتا ہوں اگر تم بھی دیکھ لو تو تمہارا حال بھی ایسا ہی ہو جائے۔

شارحین نے امام مالک رضی اللہ عنہ کے اس جملہ ﴿لو رأیتم مار أیت﴾ کے متعدد معانی بیان کئے ہیں۔

علامہ خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

لو رأیتم ما رأیت من السلف من خشوعهم و اجلالهم لذكره صلى الله عليه و آله وسلم
(نسیم الریاض-۳-۳۹۹)

آپ ﷺ کے ذکر کے موقعہ پر اسلاف کا جو حال میں نے دیکھا ہے اگر تم نے بھی دیکھا ہوتا تو پھر سوال کرنے کی حاجت نہ رہتی۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔

لو عرفتم ما عرفت من جلال مقامه و جمال مرامه ﷺ
(شرح الشفاء للقاری، ۲-۷۲)

اگر تمہیں میری طرح آپ ﷺ کے عزت و مقام اور حسن و جمال سے واقفیت ہو جائے تو پھر تمہاری بھی یہی حالت ہو

ایک اور معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| لا یبعد ان یکون المعنیٰ لوا بصرتم ما ابصرت من مشاهدة جماله و مطالعة جلاله فی مقام مکاشفة کماله (الشفاء- ۲-۵۹۸) | یہ معنی بھی بعید از قیاس نہیں کہ جس طرح مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال وجلال کا مشاہدہ ہوتا ہے اسی طرح تمہیں بھی ہو جائے تو پھر سوال کی گنجائش ہی نہ رہے۔ |

اس گفتگو کے بعد امام مالک رضی اللہ عنہ نے مختلف بزرگوں کے واقعات سناتے ہوئے ان کی یہی کیفیت بیان فرمائی

| | |
|---|---|
| ۳- لقد کنت اری محمد ابن المنکدر و کان سید القراء لا نکاد نسئله من حدیث ابدا الا یبکی حتی نرحمه (الشفاء-۲-۵۹۷) | میں نے محمد بن منکدر کو جو سید القراء کے نام سے مشہور تھے۔ دیکھا ان سے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے پوچھا وہ (جواب دیتے وقت) رو پڑتے حتی کہ ہم پر رقت طاری ہو جاتی۔ |

علامہ خفاجیؒ رونے کی حکمت بیان کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| لشدة شوقه الی لقائه و تأسفه علی عدم رؤیته صلی الله علیه وآله وسلم (نسیم الریاض- ۳-۴۰۰) | آپ کا رونا محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شوق و جمال اور عدم ملاقات کی وجہ سے تھا۔ |

۴- ولقد کنت اری جعفر بن محمد الصادق و کان کثیر الدعابة و التبسم فاذا ذکر عنده النبی صلی الله علیه و آله وسلم اصفرو مارایته یحدث عن رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم الا علی طهارة قد اختلفت الیه زمانا فما کنت اراه الا علی ثلاث خصال اما مصلیاً و اما صامتاً و اما یقرأ القرآن ولا یتکلم فیما لا یعنیه

میں نے امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے آپ کثیر المزاح تھے لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہو جاتا تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا اور میں نے ان کو کبھی بغیر طہارت کے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں پایا۔ میرا ان کے پاس اکثر آنا جانا تھا۔ میں جب بھی ان کے پاس گیا تین حالتوں میں سے ایک میں پایا۔ بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوتے یا خاموش بیٹھے محبوب حقیقی کی یاد میں مگن ہوتے۔ یا تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے اور بے فائدہ گفتگو کا ان کے ہاں تصور ہی نہیں تھا

۵- لقد کان عبدالرحمن بن القاسم یذکر النبی صلی الله علیه و آله وسلم فینظر الی لونه

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ

كانه نزف منه الدم و قد جف لسانه في فمه هيبةً لرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم

سنتے تو جسم کا رنگ اس طرح زرد پر جاتا جیسے اس سے خون نچوڑ لیا گیا ہو اور آپ کے ذکر کی ہیبت کی وجہ سے ان کی زبان خشک ہو جاتی

٦- لقد كنت اتى عامر بن عبدالله بن الذبير فاذا ذكر عنده النبي صلى الله عليه و آله وسلم بكى حتى لا يبقى في عينيه دموع

میں اپنے وقت کے مشہور عابد و زاہد حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا تھا جب ان کے سامنے سرکار دو جہاں کا ذکر کیا جاتا تو وہ اتنے روتے کہ آنکھیں خشک ہو جاتیں۔

٧- لقد رأيت الزهرى و كان من اهناء الناس واقربهم فاذا ذكر عنده النبي ﷺ فكانه ما عرفك ولا عرفته

مشہور تابعی حضرت امام زہری ؒ کو میں نے دیکھا لوگوں کے ساتھ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے جب رسول خدا کے حسن و جمال کا تذکرہ ہوتا تو ان پر ایسی وارفتگی طاری ہو جاتی کہ نہ وہ کسی سے پہچانے جا سکتے اور نہ خود کسی کو پہچان سکتے

٨- لقد كنت اتى صفوان بن سليم و كان من المتعبدين

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ جو شب بیدار اور مجتہد تھے میرا ان کے

| | |
|---|---|
| المجتهدين فاذا ذكر النبی صلى الله عليه و آل وسلم فلا يزال يبكى حتى يقوم الناس عنه ويتر كوه | ہاں آنا جانا تھا جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وتعریف سنتے تو رو پڑتے اور اتنی دیر تک روتے رہتے کہ پاس بیٹھنے والے (انتظار کرتے کرتے تھک کر) چلے جاتے۔ |

(الشفاء- ۲،۵۹۸)

حضرت ملا علی قاریؒ لوگوں کے چلے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| هذا من رؤية على تلك الحالة المحزنة | کہ ان کی حالت زار کسی سے بھی دیکھی نہیں جا سکتی تھی۔ |

(شرح الشفاء)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے منقول ہے

| | |
|---|---|
| ۹- انه كان اذا سمع الحديث اخذه العويل و الزويل | جب محبوب خدا کے بارے میں کوئی بات سنتے تو ان کی حالت غیر ہو جاتی اور چیختے چیختے رو پڑتے |

علامہ علی محمد البجاوی حاشیہ شفاء میں لفظ عویل کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| العويل صياح مع بكاء | عویل آواز کے ساتھ رونے کو کہا جاتا ہے |

۱۰- امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے بارے قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ربما يضحك فاذا ذكر عنده حديث النبی صلى الله عليه | آپ ﷺ پر اکثر مسکراہٹ رہتی لیکن حدیث نبوی ﷺ سنتے ہی ان |

وآله وسلم خشع پر خشیت کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

(الشفاء،۲-۵۹۹)

الغرض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر کی مجالس کا خوب ادب کرنا چاہیے اس موقعہ پر ادب واحترام، خاموشی، سکون اور کامل توجہ کا ہونا لازم ہے۔ اس پر مزید تفصیل کے لئے ہمارا مقالہ ''محافل کی برکات سے محرومی کیوں؟'' کا مطالعہ مفید رہے گا؟

- شرح اج سک متراں دی
- حضور ﷺ کے آباء کی شانیں
- والدین مصطفےٰ ﷺ کا زندہ ہو کر ایمان لانا
- علماء نجد کے نام اہم پیغام
- جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
- کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
- ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
- سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
- صحابہ اور بوسہ جسم نبوی ﷺ
- محبت اور اطاعت نبوی ﷺ
- نعل پاک حضور ﷺ
- صحابہ اور علم نبوی ﷺ
- امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت ﷺ
- قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا جواب
- خواب کی شرعی حیثیت
- علم نبوی ﷺ اور امور دنیا
- معراج حبیب خدا
- محافل میلاد اور شاہِ اربل
- حضور ﷺ کی رضاعی مائیں
- ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
- عورت کی امامت کا مسئلہ
- عورت کی کتابت کا مسئلہ

- معارف الاحکام
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم
- فتاویٰ رضویہ جلد چہاردم
- ترجمہ فتاویٰ جلد پانزدہم
- ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ششم
- ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ہفتم
- صحابہ اور محافلِ نعت
- صحابہ کے معمولات
- علم نبوی ﷺ اور منافقین
- حضور ﷺ رمضان کیسے گزارتے ہیں؟
- سدرہ تیری راہ گزر
- منہاج اصول الفقہ
- ذخائرِ محمدیہ ﷺ
- مسلک صدیق اکبرؓ عشق رسول ﷺ
- شرح سلام رضا
- نورِ خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
- اسلام اور تحدید ازواج
- اسلام میں چھٹی کا تصور
- فضائلِ نعلین حضور ﷺ

- شبِ قدر اور اسکی فضیلت
- اسلام اور تصور رسول پاک ﷺ
- اسلام اور احترام والدین
- والدین مصطفےٰ ﷺ جنتی ہیں
- نسب نبوی ﷺ کا مقام
- وسعت علم نبوی ﷺ
- اسلام اور احترام نبوت ﷺ
- اسلام اور خدمت خلق
- نظام حکومت نبوی ﷺ
- فضیلت درود وسلام
- شان نبوت ﷺ
- تفسیر سورۃ الضحیٰ والم نشرح
- شاہکار ربوبیت ﷺ
- ایمانِ والدین مصطفےٰ ﷺ
- حضور ﷺ کا سفرِ حج
- امتیازات مصطفےٰ ﷺ
- دررسول ﷺ کی حاضری
- صحابہ کی وصیتیں
- رفعتِ ذکر نبوی ﷺ
- مزاحِ نبوی ﷺ
- تبسم نبوی ﷺ
- منہاج النحو

- امام احمد رضا بحیثیت قاطع بدعات
- برکات محافل سے محرومی کیوں؟
- زوال امت کا ازالہ کیسے؟
- آیئے قرب مصطفےٰ ﷺ پائیں
- اساس ایمان۔ محبت الٰہی
- جماعت نماز تسبیح
- ٹخنے ننگے کرنے کا حکم
- قرآنی الفاظ کے صحیح مفاہیم
- سرمہ اور روزہ
- کیا اولیاء اللہ اور بت ایک ہیں
- یارسول اللہ ﷺ کہنا ایمان یا شرک
- اسلام اور ایصال ثواب
- منہاج المنطق
- مقصد اعتکاف
- تفسیر سورۃ الکوثر
- تفسیر سورۃ القدر
- امامت اور عمامہ
- عصمت انبیاء
- روح ایمان، محبت نبوی ﷺ
- علم نبوی ﷺ اور متشابہات
- Why Did The BELOVED PROPHET (SAW) Perform Many Nikkahs?

- کیا رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟
- آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور ﷺ کا
- رسول اللہ ﷺ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں مسئلہ ترک
- حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں اسلاف کا مذہب
- بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضور کا فیصلہ خطا نہیں
- قرآنی الفاظ کے صحیح مفاہیم

- حضور ﷺ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
- نماز میں خشوع وخضوع کیسے حاصل کیا جائے؟
- حدیث شریک پر اعتراضات کی حقیقت
- احوال وآثار۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی
- والدین مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ
- تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی کامیابی

- محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
- اللہ اللہ حضور کی باتیں ایک ہزار احادیث کا مجموعہ
- میلاد النبی اور شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ
- مشتاقان جمال نبوی ﷺ کی کیفیات جذب و مستی
- تفسیر کبیر (آخری بائیس سورتوں کا ترجمہ)
- حضور ﷺ کے ظاہر اور باطن پر فیصلے